Brkat Bger Hrkat
By Sikanri Rampur G.K.V.

1411



مفتضح باد کہ خیال بد

اوسکا برا ہو جو برا خیال کرے

برکت بغیر حرکت

یعنی سستی کے نقصانات

از مولانا فرحی استاد نواب صاحب ریاست رامپور



دبدبۂ سکندری رامپور

صفر ۱۳۲۱ھ مئی ۱۹۰۳
رجسٹرڈ دفعہ اول

1411

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دانش کی ابتدا خدا کا خوف ہے

تہذیب اخلاق

انچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ +

ترجمہ - تم مین سے کوئی ایماندار نہین ہو سکتا جبتک کہ اپنے بہائی کے واسطے وہی بات نہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے -

دنیا مین وہ لوگ مبارک ہین جو خود تکلیف اوٹھا کر اپنے ہاتہ کی محنت سے دوسرون کی مدد کرتے ہین - پر اسے دکہہ درد مین کام آتے ہین - مگر اپنی مدد کے واسطے صرف خدا ہی کو پکارتے ہین - بغیر اسکے کہ بدلا ملنے کا خیال اونکے دل مین پوشیدہ ہو احسان

کرتے ہین سلام تک لیکر یاد رکھتے ہین مگر دیگر سونا بہی بھول

جاتے ہین۔

برکھشا پہلے نہ آپ کو ندی نہ اچھوے نیر

پرمارتھہ کی کارنے سنتن لیو شریر

آدمی ہوئے ہین تو آدمی کو آدمی پر کوئی بڑائی نہین ہے

جس گوشت پوست سے ایک بنایا گیا ہے اوسی سے مرکب ہے

دوسرے کا جسم مرکب ہے۔ جس طرح سب کا آغاز ایک

طرح پر ہوا ہے اوسی طرح انجام بہی ایک ہی نتیجے پر ختم

ہوتا ہے جسطرح ایک احمق کو موت لیجاتی ہے اوسی طرح

دانا اور حکیم کو بہی مٹا دیتی ہے۔ جو سانحہ حیوان پر گذرتا ہے

وہی حادثہ انسان کو پیش آتا ہے۔ اور جسطرح حیوان کہاتا پیتا

سوتا جاگتا اور جیتا بڑہتا ہے اونہین باتون مین انسان کی
عمر بیت جاتی ہے حیوان اور انسان مین اگر کوئی فرق
ہوسکتا ہے تو یہی کہ وہ اپنی ذات کی فکر رکھتا ہے اور یہ
دوسرون کی درد کرتا ہے - آدمی تمام عمر دنیا کے کام کاج مین
لگے رہتے ہین لوگون کو مرتے جیتے رہتے سہتے دیکھتے ہین
اور زندگی کی بے اعتبار حالتون کو محسوس کیا کرتے ہین
اسپر بہی سبکا جی یہی چاہتا ہے کہ جہان تک بس چلے
دنیا مین ہی رہین - اور زندگی کی ہر خوشی اور خوش نصیبی مین
ٹہہ ہمکو ہی ملتا رہے - مگر اس بات کو سوچنے والے
کہ دنیا کیا چیز ہے اور دنیا مین ہماری سکونت کے دن
ختم ہو جانے کے بعد کیا حالت پیش آئی گی - اور جس طرح

اس موہوم اور بے اعتبار حالت مین بزرگی اور راحت
حاصل کرنے کے واسطے کوشش کی جاتی ہے وہان بھی ہمکو
آرام اور عزت سے رہنے کی خواہش ہوگی بہت کم ہین
روز کے تجربے اور مشاہدے کی رہبری سے انسان
دنیا کی بے ثباتی کو پہچانتا ہے اور فطرت کی تعلیم اوسکو
انتہا پر پہونچنے کے بعد ایک لازوال ہستی کا امیدوار
رکھتی ہے۔ جسمانی دنیا کی مختصر اور موہوم زندگی انسان کی
ابتدا ہے۔ اور روحانی عالم کی لازوال ہستی اوسکی انتہا
ابتدا مذبذب ہے اور انتہا مستقل۔ مگر اسی موہوم اور مذبذب
سکونت کے زمانہ مین اوسکو دونون جگہ کا سامان مہیا
کرنیکی حاجت ہے۔

اول جسم کو قائم اور جان کو زندہ رکھنے کے لئے روزی پیدا
کرنا پھر اوسکی مدد سے زندہ اور توانا رہکر اوس لازوال
ہستی کے لئے آرام اور خوشی کا سامان مہیا کرنا جب جسم کو
صحیح وسالم رکھنے کا سامان یعنی اوسکی پرورش کے اسباب
بقدر حاجت مہیا ہو جائین تو پھر جسم کی توانائی اور دل کی
نیکی کو ملاکر اوس کام مین صرف کرنا چاہیئے جو روحانی
زندگی مین راحت اور مسرت کا وسیلہ ہے اَلدُّنْیَا مَزرَعَۃُ
الْاٰخِرَۃِ یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے ۔ یہان جتنا اچھا
بیج بویا جائیگا ۔ وہان اوسکا پھل اوتنا ہی اچھا ملے گا ۔
جسم کی پرورش کا سامان مہیا کرنے مین آدمی کو ان
دو مسئلون پر غور کرنا چاہیئے ۔

١- زندگی کے لئے کہانا پینا۔

٢- یا کہانے پینے کے لئے زندہ رہنا۔

دنیا کی حقیقت کو پہونچے ہوے بندے تو کہانے پینے کو زندگی کی غرض ٹہراتے ہین اور یہ قیاسی بات نہین ہے مسبب حقیقی کا ٹہرایا ہوا قانون ہے کہ غذا کے سبب سے زندگی قائم رہتی ہے۔

دوسرے ادہر مین لٹکنے والے اپنی اولٹی سمجھ سے اس سبب کو اولٹ کر زندگی کو کہانے پینے کے لئے سمجھتے ہین۔ اونکا قول ہے ۔میان کہالو پہین لو پہر ہم کہان اور یہ موقعے کہان ۔یعنی زندگی اسلئے دی گئی ہے کہ جسقدر اور جسطرح مل سکے کہاے جاؤ۔ پہلا خیال انسانیت کی

جان ہے - اور دوسرا حیوانیت کا غلط گمان ہے

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

یعنی کہانا صرف زندگی کو قائم رکہنے اور عبادت کرنیکے لئے ہے - تم معتقد ہو کہ جینا صرف کہانے پینے کے واسطے ہی جسم کی قوت اور صحت و ماغ کی آسودگی اور بے فکری روح کی توانائی اور قوت کا باعث ہے - عقل و حواس کی صحت کے ساتہ جسم کو قائم رکہنے کی صرف یہ غرض ہے کہ اوس سے آخرت کی کہیتی بوائی جاوے - اور جب وہان جائین تو یہان کی کمائی ہوئی دولت کو وہان آرام سے بیٹہکر کہائین -

ہر مذہب اور ملت کے نوشتون مین جب مذہب کی
تعلیم اور ہدایتون کو غور سے پڑہا جاتا ہے تو سب ہدایتونکا
لُب لباب دو قسم کے کام کرنیکی نصیحت پائی جاتی ہے
انسان کو اپنے پیدا کرنے والے کی بنسبت کیا یقین رکھنا
اور کس طرح اوس عظیم الشان خالق کی تعظیم عمل مین لانا
اور اپنا تعلق اوس سے وابستہ رکھنا چاہئیے۔
اس کام کو عبادت بندگی یا پوجا پاٹ کہتے ہین اور
اس سے یہ غرض پوری ہوتی ہے کہ واجب الوجود
(پرم آتما) کے ساتہ } پرائوٹ کنورسیشن { پوشیدہ
راز و نیاز کا سلسلہ قائم رہے اور زندگی کی انتہا پر پہونچکر
جدائی کا پردہ اوٹھہ جاے اور یہی جسمانی زندگی کا مدعا تہا

دوسرے آدمیون کو آپس مین کیا برتاؤ کرنا اور کس طرح
سنسار مین رہنا چاہیئے۔ انسان کے فرائض کا یہ حصہ
جتنا صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اوتنی ہی زیادہ اوسکو
پہلے کام مین سہولت ہوتی ہے یہ موَل ہی اور وہ سوُد
پہلے حکم کی تعمیل تو دلی یقین سے شروع ہو کر ایک مختصر سے
جسمانی عمل پر ختم ہو جاتی ہے۔ مگر دوسرے عمل کی تکمیل سے
آدمی کو ایک پل چھٹکارا نہین ہوتا (یعنی معاش اور معاشرت)
ہر وقت وہ اسی فکر مین مبتلا رہتا ہے۔ اکثر آدمی صرف
اوس پہلی ہدایت کو مذہب اور اوسکے بجا لانے کو۔ روحانی
دنیا مین انعام کا مستحق سمجھتے ہین۔ بعض مذہبون کی اصول مین
شاید ایسا ہو بہی۔ مگر مذہب اسلام دونون حالتون سے

مرکب ہے۔ اسلام کی ہدایتون مین جسطرح آدمی کو پکّے یقین
کے ساتہ خدا کی عبادت پر جزا کا امیدوار کیا گیا ہی اسی طرح
اپنے اور اپنے جورو بچون کی پرورش کے وسیلون کو تحصیل
کرنے پر اوسکو انعام کا مستحق ٹھیرایا ہے۔

اپنی گذارش کو اچہی طرح یقین دلانے کے لئے مین چند
احادیث کا ترجمہ اور کتاب کا نام لکھتا ہون۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

حدیث ۱ جسنے دنیا کو جائز وسیلے سے حاصل کیا کہ سوال کی
ذلت سے بچے اور اپنے جورو بچون کے لئے روزی
پیدا کرنے مین سعی کی اور ہمسایہ پر مہربانی کی یعنی اپنی نیک
کمائی سے حاجت کے وقت ہمسایہ کی بہی مدد کی تو اللہ تعالے

قیامت کے دن اوس سے ملیگا اور اوس شخص کا مونہ چودہوین رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

ازمشکوۃ۔ بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابونعیم نے حلیتہ مین اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

حدیث ۲۔ امانت دار اور سچ بولنے والا سوداگر قیامت کے دن شہیدون کے ساتہ ہوگا یعنی مرتبہ مین شہیدون کے برابر ہوگا۔ اس حدیث کو ترمذی۔ دارمی۔ دارقطنی۔ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۳۔ جو مومن دنیا اور آخرت دونون کا غم کرے یعنی حلال اور جایز وسیلون سے روزی پیدا کرے اور جتنا خدا نے حکم دیا ہے عبادت بہی کرے (مثلاً نماز روزہ وغیرہ)

وہ خدا کے نزدیک سب آدمیون سے بہتر ہے -

اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے -

حدیث ۴ - اگر تو اپنے وارثون کو غنی چھوڑ کر مرے تو اس سے بہتر ہے کہ اونکو فقیر چھوڑ کر جاے کہ وہ لوگون کے آگے ہاتہ پہیلاتے پہرین - اور جو چیز تو خدا کے واسطے اپنے عیال کے خرچ مین اوٹہایگا تجکو خدا کے حضور مین اوسکا ثواب ملیگا یہانتک کہ اگر تو اپنی بی بی کے منہ مین ایک نوالہ بہی دیگا تو اوسکا بہی تجکو اجر ملے گا -

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے -

حدیث ۵ دنیا کو جائز طریقے سے کہ کسی کے نزدیک مکروہ نہو حاصل کرو - اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہی -

حدیث ٦- خداے تعلے نے مسلمانون کو اوس
بات کا حکم دیا ہے جسکا اپنے رسولون کو حکم دیا ہے
یعنی رسولون کو حکم دیا ہے کہ نیک اور جائز وسیلے سی
پیدا کیا ہوا مال کہاؤ اور نیک کام کرو۔
اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔
اس امر کے متعلق قرآن مین بہی ہدایتین ہین مگر رسول اللہ
کا حکم بہی خدا کا حکم ہے۔ جیسا کہ خدا یتعالے فرماتا ہی
مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوْحٰی۔ یعنی رسول
اپنے دل سے کوئی بات نہین کہتا مگر وہی جو اوسپر خدا کی
طرف سے وحی کی جاے۔ جو حکم خدا یتعلے کا نازل
ہوتا ہے رسول اوتنا ہی بندون کو پہونچا دیتا ہے

اپنی طرف سے کوئی بات نہین کہتا۔

یہ امر مسلم ہے کہ زندگی کی اصل منشا کو پورا کرنا جسم کی صحت اور سلامتی پر حصر ہے اور صحیح و تندرست زندہ رہنا جسم کی پرورش کے اسباب مہیا کرنے پر موقوف ہے پس زندگی کے اسباب اور سامان مہیا کرنے کے لیے نیک اور جائز وسیلون کو تلاش کرنا انسان کا اہم اور لازمی کام ہے۔

دنیا عالم اسباب ہے

۱ دوستو انکار اگر تمکو ہدایت کا نہین

عالمِ اسباب ہے دنیا اسے جانو یقین

۲ کاہ سے لے کوہ تک ذرّے سے لے تا آفتاب

سبکو ہے جکڑے ہوئے اسباب کی حبل المتین

۳ اک مرتب سلسلہ پاؤ گے تم اسباب کا

دشت میں پتا کھڑکتا تم اگر دیکھو کہیں

۴ یوں خدا چاہے تو لے اسباب کی تاثیر چھین

لیکن اوس قیوم ہستی کی یہ عادت نہیں

۵ بھاپ اوٹھے گی سمندر سے تو اُمڈے گی گھٹا

آسمان پہ برسے گا جب اوگلیگی تب دولت زمین

۶ ہے یہ وہ قانون محکم مالک مختار کا

جو کہ فرش خاک سے نافذ ہے تا چرخ بریں

۷ وہ یہی قانون ہے جس سے لگا لیتے ہیں کھوج

وقت سے پہلے ہر اک انجام کا انجام بین

جان لیتے ہین کہ آمد ہے خزان کی باغ مین

ٹہنیون سے خودبخود جب پتّیان جھڑنے لگین

بسکہ ہے اونکو قوانینِ الٓہی پر وثوق

اسلئے رکھتے ہین اپنی پیش گوئی کا یقین

دیکھتے ہین روشنی جب دن کی وہ جاتی ہوئی

اونکو آنکھون سے نظر آتی ہی رات آتی ہوئی

مذہب اسلام مین جو طریقے دینی و دنیوی زندگی بسر کرنیکے

واسطے ہدایت کئے گئے ہین اونمین کوئی بات قانونِ

قدرت کے خلاف نہین ہے اور قدرت نے

دنیا کو عالمِ اسباب بنایا ہے اسلئے دنیا کا ہر ایک کام

انجام دینے کے لئے اوسکے اسباب فراہم کرنیکی ضرورت ہے

جبتک اسباب مہیا نہونگے کوئی چیز پوری نہین ہوسکتی
بیشک اسباب کا پیدا کرنے والا وہی مسبب الاسباب ہے
مگر وہ خود بہی جب کسی چیز کو وجود مین لانیکا ارادہ فرماتا ہے
تو اول اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے - اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ
شَیْئًا ھَیَّأَ اَسْبَابَھَا - ترجمہ (جب اللہ کسی چیز کو وجود مین لانیکا
ارادہ کرتا ہے تو اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے)
جبکہ باوجود قدرت رکہنے کے قادر مطلق بہی اسباب مہیا
کئے بغیر کسی چیز کو وجود مین نہین لاتا - اور سبب بغیر کسی کام کا
پورا نہونا اوسکا مستقل قانون ہے تو ہم بغیر اسباب فراہم کئے
کیونکر کامیاب ہوسکتے ہین - وہ ہمکو بہی یہی ہدایت فرماتا ہے
بلکہ تہیہ اور تلاش کا مادہ اوسنے ہماری فطرت مین رکہدیا ہے

روزی حاصل کرنیکے لئے اوسکے اسباب فراہم کرنے کے بعد
مختلف قسم کی محنت اور مشقت کرنیسے نتیجے کا ظہور ہوتا ہے۔
کیونکہ انسان کے استعمال کے قابل کوئی چیز ایک ہی سبب سے
مہیا نہین ہوجاتی ادنےٰ سے ادنےٰ چیز بہی مختلف سببون سے
مرکب ہوکر بہت سے ہاتہیون کی قوت شامل ہونے سے
بنتی ہے۔ آدمی اکیلا کچہہ نہین کرسکتا۔ وہ اپنی تمام ضرورتون مین
دوسرون کی مدد کا محتاج ہے۔ اسلیئے لازم ہے کہ ہم سب
ملکر مذہبی ہدایت کا دوسرا حصہ یعنی معاش و معاشرت کے
جایز وسیلون کو تلاش کرنے مین ایک دوسرے کی مدد
کرین۔ کہ زندگی آسانی اور آرام سے بسر ہو۔ آرام اور خوشی سے
عمر بسر کرنیکے آرزومندون کو اگر پہلے یہ امر بتا دیا جاے کہ

انسان کو خوشی سے عمر کاٹنے اور شایستہ زندگی بسر کرنیکے

واسطے سب سے زیادہ کس چیز کی ضرورت ہے تو زیادہ

مناسب ہے۔

ایک حکیم کا قول ہے کہ دنیا کی زندگی مین صرف ایک چیز

ایسی مبارک ہے جس سے تمام برکتون کے چشمے اوبلتے ہین

اور دنیا کی کوئی چیز اوسکے بغیر گوارا نہین ہوتی۔ اوسکے موجود

ہونیکے بعد عمر کو خوشی سے بسر کرنیکے واسطے دو چیزین اور

حاصل ہونا باقی رہجاتی ہین۔ اگر پہلے اہم چیز نیسر ہو تو اوسکے

وسیلہ سے پچھلی دونون بہی حاصل ہو جاتی ہین۔ اور تینون

چیزون کے موجود ہونیکے بعد زندگی اچھی طرح اور آرام سے

کٹ جاتی ہے۔ پہلی اہم چیز جو تمام رحمتون کی جڑ اور برکتون کا

چشمہ ہے۔ امن ہے۔ اور دوسری دونو صحت اور ثروت
اگر امن نہو خوف ہو۔ اور صحت نہو علالت ہو۔ اور ثروت نہو
فلاکت ہو تو زندگی بہت ہی تلخ گذرتی ہے۔ اِن چیزوں کے
نہونے سے جسمانی اور روحانی دونوں قسم کی خوشی برباد ہوجاتی ہی
خدا کا شکر ہے۔ سب سے بڑی اور ضروری نعمت ہمکو حاصل ہے
اور ہماری ملک کا امن آفتاب کی طرح روشن ہے۔ یہ چیز
ہمارے مہیا کرنے کی بھی نہ تھی۔ یہ کام خدا کی طرف سے
بادشاہونکو سونپا گیا ہے۔ ہمپر صرف اسقدر فرض ہے
کہ اس کام مین اپنی نیک چلنی اور اطاعت سے بادشاہ کو
مدد دین۔ اور کوئی کام ایسا نکرین جس سے ملک کی امن مین
خلل پڑے۔ خدا کا شکر ہے ہماری گورنمنٹ اپنے فرض کو

نہایت صداقت اور مستعدی سے ادا کر رہی ہے اور ہم بھی

اوسکی نمک حلال اور فرمان بردار رعایا ہین -

مجھے جاپان ہوائے امریکہ - فرانسہ - جرمنی - اسٹریہ - یونان

اور مصر وغیرہ ملکون کو دیکھنے کا فخر حاصل ہوا ہے - اور مینے

نہایت غور سے ہر ایک مُلک کے آدمیون کی حالت

اور گورنمنٹون کی حکومت کے اثر پر جہانتک ایک اجنبی مسافر کو

ممکن تہا نظر ڈالی ہے - مگر ایسی راحت اور آزادی کسی مُلک مین

نہین پائی جاتی - جیسی ہندوستان مین ہے - نہ اسقدر آسان

کہین معاش کے وسیلے نظر آتے ہین - جہان حاکم اور محکوم مین

قومی تفریق نہو وہان جسقدر بھلائی کا دعوے کیا جاے

مبالغہ کو گنجایش ہے - مگر باوجود اس تفریق کے ایسی حالت کا

واقع ہوناکہ حاکم اور محکوم ملکر شیر و شکر ہو جائین محض حاکم کی
خوبی پر حصر ہے۔ اپنے دیکھے ہوے گورمنٹون کی ماتحت رعایا کی
تکلیفون کے متعلق مین عینی شہادت پیش کرتا مگر یہ کتاب
کسی کی حکومت کے اصول پر اعتراض کرنیکے لئے نہین ہے،
اسلیئے صرف اپنے ملک کو اونسے مقابلہ کر کے اسقدر کہدینا
کافی ہے کہ ہماری گورنمنٹ اونسے بہتر ہے۔

اِسی ہندوستان کی حالت کو اگر ڈیڑہ یا دو صدی پیچھے ہٹکر
دیکھین تو ملک کے ہر سطح کو درندون سے بھرا ہوا پائین گے
اوسوقت اپنی جان کی حفاظت اور زندگی کے وسیلون کو قائم
رکھنے کا بوجھہ بھی ہمارے ہی اوپر تہا سلطنت جاگیر دارون
اور محصلون کے آہنی پنجے سے روپیہ وصول کرانے اور اوسکو

اپنے عیش و عیاشی مین صرف کر دینے کے سوا کسی طرح ہمکو
ہماری حفاظت اور زندگی کے کام آسان کرنے مین سہارا
نہین دیتے تھے - ہماری جان اور مال کی حفاظت (اگر
خوش قسمتی سے ہم اپنی جان اور مال کو اپنا فرض بھی کر سکتے تھے)
ہمارے ہی ذمے تھی - مدعیان سلطنت کے سول وار اور
مجبور امیرون کی بغاوت کے جھگڑون سے اگر چند روز کو
چھٹکارا مل گیا تو نت نئے جاگیردارون اور شاہی عاملون کے
چنگل مین پھنس گئے - اگر کچھہ اونکے دست برد سے بچا لیا
تو ملک کی بد امنی اور سلطنت کی کمزوری کا نتیجہ ڈاکو پنڈاری
کروری کوتوال - خدا جانے کس کس کی آنکھہ مین کھٹکنے لگے
اگر ہزار مین ایک حاکم رس اور روشناس یا بادشاہی نوکر ہو گیا

تو آپس کا حسد دشمنون کی انٹرنگ اور چغلی کا کھٹکا (جسکا نمونہ
اب بھی آپ ہندوستانی صحبتون مین دیکھہ لیجیے) سب سے
بچ بچا کر اگر خوف و خطر کی زندگی کاٹ لی اور اولاد کے لیے
کچھہ سرمایہ جمع کر لیا تو مرنیکے وقت ملک الموت ابھی روح کو
چھونے بھی نپائی تھی کہ مال پر بادشاہی قرقی آگئی تمام گھر پر
قفل چڑہ گئے کچھہ اہلکارون نے تلپٹ کیا باقی بادشاہ کے
خزانہ مین داخل ہوگیا۔ ادہر وارث نے آنکھہ بند کی اودہر اولاد
دربدر خاک بسر جینے کا سہارا نہ مرنیکی مہلت عبادت مین مزا
نہ ریاضت مین نفع سے پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی +
جو تدبیر اولٹی تو تقدیر کھوٹی۔ اِن مصیبتون کے مقابلہ پر ملک
اور ملت کی حفاظت اور دین و دولت کی حمایت بھی ہماری ہی

ذمے تھی - خدا کا شکر کرو ہمکو سب بکھیڑون سے فارغ کر دیا ملک وملت کی حفاظت اور امن قایم رکھنے کا بوجھہ گورنمنٹ کے اوپر ہے - اب ہمارے واسطے حسن معاشرت کے ساتھ امن کے سایہ مین جائز وسیلون سے معاش پیدا کرنا اور آرام سے زندگی بسر کرنا باقی رہ گیا -

آپس کا اتفاق اور نوعی ہمدردی خدا کی مرضی ہے

مذہب اسلام مین جسقدر دینی احکام اور ہدایتین ارشاد ہوئی ہین اونسے آپس کا اتفاق بڑونکی تعظیم چھوٹونپر شفقت اور غیرون سے محبت کی تاکید پائی جاتی ہے - خدا تعالے نے اوس عبادت مین بھی جو اوسی کی ذات واحد کے واسطے انسان پر فرض کی گئی ہے جماعت کے اتفاق کو تنہائی پر ترجیح دی ہے

مثلاً نماز خاص اوسی وحدہ لاشریک لہ کی بندگی ہے مگر گھر مین
نماز پڑہ لینے سے مسجد مین اور اکیلے کی نسبت جماعت کے ساتہ
(حالانکہ تنہائی مین آدمی کا دہیان خوب جمتا ہے اور دل
ہر کام کے لئے یکسو رہتا ہے) افضل قرار دیا ہے اکیلی نماز پر
ایک اور جماعت کے ساتہ ستر حصے زیادہ اجر ملنے کا وعدہ ہے
اس حکم مین صراحتاً یہ حکمت پائی جاتی ہے کہ بار بار ملنے اور ایک
کام پر متفق ہونے سے اتفاق اور ہمدردی کو ترقی ہو ہر آدمی
پانچ دفعہ روز نماز کے لئے محلہ کی مسجد مین حاضر ہوا کرے اور
سب ملکر خدا کی عبادت کیا کرین اِس کام مین بہی اپنے کو
ایک دوسرے کی شرکت سے مستغنی نہ سمجہین ایک محترم اور
قابل آدمی کو جو دوسرون کی نسبت عالم ہو اور خدا کا کلام خوب

سمجھتا ہوا اپنی طرف سے خدا کے حضور مین (ریپری زنٹی ٹیو)
وکیل مقرر کرلیا کرین (ابتداے اسلام مین نماز پڑہانا امیرالمومنین کا
پہر خلافت کے بعد بادشاہ کا کام تہا یعنی ملک کا بادشاہ نماز کا
امام بہی ہوتا تہا) پہر ہفتہ مین ایک دفعہ ہر جمعہ کو شہر بہر کے
آدمی جامع مسجد مین اکٹّہے ہوکر عبادت کرین - پہر سال مین
دو دفعہ تمام پرگنہ عید کے دن ایک جگہ عبادت کے لیئے
جمع ہوکر عید منائین - اوسکے بعد ہر آسودہ اور تندرست آدمی
جسکو سفر کا خرچ اوٹہانیکی مقدرت ہو عمر بہر مین ایک دفعہ کے
حساب سے حج کے واسطے اوس سنٹر پر جہان سے حسن معاشرت
اور سوِلزیشن کا چشمہ جاری ہوا ہے حاضر ہوکر باتفاق مراسم
عبادت کو بجالائین (پانچ دفعہ روز مسجد مین جمع ہونا پرائیوٹ

اسمبلی ہے) (بچ کا مجمع) اور ہفتہ وار جامع مسجد مین پبلک (عام)

عیدون کو پراونشل (پرگنہ کا) اور حج مین یونی ورسل (دنیا بھر کا)

اِن عبادتون مین کسقدر دنیا وی زندگی کا نفع شامل ہے۔

ایک دوسرے کے حالات پر مطلع ہونا ملک ملک کے

آدمیون سے ملنا آپس کی شناسائی سے معاش کی آسان

وسیلون کو سیکھنا۔ ایک ملک کی برکت سے دوسری ملک

والون کا فائدہ اوٹھانا۔ مال کی تبدیل سے تجارت اور خیال کے

تبدیل سے علم حاصل ہوتا ہے۔ بار بار ملنے سے محبت پیدا

ہوکر نفرت اور غیریت دور ہوجاتی ہے۔ دوسرے کی برائی پر

مطلع ہوکر انسان اپنے افعال و کردار کی اصلاح کر لیتے ہین

اور بھلائی دیکھکر اپنے عمل مین اضافہ۔ اور یہ عمل تہذیب نفس کی

تکمیل کا اچھا وسیلہ ہے۔ ہمارے ہادی خاتم الرسل نے سوسائٹی کا
لحاظ دوسرے احکام مین بہی رکھا ہی مثلاً پیاز لہسن کہانے سے
مونہ مین بو آتی ہے جس سے دوسرونکو تکلیف ہوتی ہے
اسلئے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اسکو کہاکر مسجد مین نہ آیا کرے
مونہ ہاتہ اور پاؤن دہو کر نماز مین داخل ہون۔ مسواک بکثرت
کیا کرین کہ مونہ صاف رہے کیونکہ مونہ کی بدبو دوسرے آدمی کو
بہت تکلیف دیتی ہے۔ اگر اکثر میسر نہو تو ہفتہ مین ایک دفعہ
جمعہ کو کپڑے بدل ڈالین۔ نہا دہو کر ممکن ہو تو خوشبو لگائین
ہمسایہ پر احسان اور نیکی کرین۔ باہم محبت سے رہین۔ اگر ہمسایہ
مسلمان نہین ہے تو اوسکی اور زیادہ رعایت کرین کسی سوال سے
اوسکو تکلیف ندین۔ ہر ایک سے نرم اور مہذب بات بولین

کسی غیر مذہب والے کے معبود کو برا نہ کہین۔ جتنا کسی کے مونہ پر تعظیم کرتے ہین اوتنی ہی پٹہیہ پیچہے عزت کرین یعنی جیسی ظاہر مین ہون ویسے ہی باطن مین رہین۔ کسی کی نسبت برا گمان نکرین۔ کسی کے عیب کو تلاش نکرین۔ کسی کو پٹہیہ کے پیچہے برا نہ کہین یعنی غیبت نکرین (غیبت اسکو کہتے ہین کہ مثلاً کوئی شخص کانا ہے یا اوسمین کوئی اور عیب ہے تو اوسکا ذکر کرنا سخت گناہ ہے گویا اپنے مرے ہوے بہائی کا گوشت کہایا اور غیر واقعی عیب کا بیان تہمت ہے مثلاً گالی دینا وغیرہ اسپر اسّی کوڑے سزا ہے) حسن معاشرت اور سلوک آپس کے واسطے اس سے بہتر اور کون سی باتین ہوسکتی ہین۔ یہ سب احکام آپسمین محبت کے ساتہ رہنے کا قانون ہے کہ سب آدمی

اطمینان اور امن کے ساتہ اپنے اپنے کام مین لگے رہین اور
ایک دوسرے کی مدد سے جایز طور پر معاش حاصل کرسکین
زندگی کو خوشی سے بسر کرنیکی تین چیزون مین سے پہلی نعمت
امن ہمارے لئے موجود ہے۔ باقی رہی ثروت اور صحت
جس طرح ثروت کا ہونا امن پر حصر ہے اسیطرح صحت کا مدار
فارغ البالی اور ثروت پر ہے۔ افسوس ہے کہ ہماری قوم
کی نادانی اور کاہلی سے اسی کا قحط ہے۔

ملک مین گرانی

باوجود اسکے کہ پچہلے زمانہ مین ایسا امن نہ تہا ہزارون بگہیے
زمین بنجر پڑی رہتی تہی مگر اوسپر بہی غلہ دودہ دہی گہی وغیرہ
چیزون سے جنپر ہندوستانیون کی خوراک کا حصر ہے ارزانی تہی

ابہی تک ہمارے ملک مین اسقدر پرانی عمر کے آدمی باقی ہین
جنہون نے اپنی آنکھہ سے اناج کی حیرتناک ارزانی دیکھی ہے
اونکا بیان ہے کہ روپیہ کا چار سیر گہی بتیس ۳۲ سیر خالص دودہ
من سوا من گیہون ایک من موٹے چانول وغیرہ بکتے تھے
بکری کا دودہ تو ۱۸۶۹ء مین بہی الور اور بہرت پور کے
علاقہ مین روپیہ کا ایک من اور پچاس ۵۰ سیر بکتے ہوے دیکہا ہے
لیکن اس زمانہ مین باوجود اسکے کہ ہر چیز کو ترقی ہے گیہون
زیادہ ہوے تو پندرہ ۱۵ سیر کم ہوے تو دس ۱۰ سیر موٹا اناج
پندرہ ۱۵ سیر سے اٹھارہ ۱۸ سیر تک دودہ کی یہ حالت ہے کہ
اول تو بازار مین خالص میسر ہی نہین ہے اگر تہن تلے کا
لیجئے تو روپیہ کا آٹھہ سیر گہی دواؤن کے مثل ہے ملک کے

زیادہ حصون مین دو روپیہ سیر۔ کچھہ سستا ہو گیا تین پاو۔ اسکو رہنے دو
اوپلے بہی کوئی چیز ہین روپیہ کے مشکل سے دو من اور دہلی
وغیرہ شہرون مین اگر برسات ہو تو پونے دو اور ڈیڑہ من ملتی ہین
گرانی اور قحط کے سبب سے ملک کی جو حالت ہے اسکا
صحیح اندازہ کرنا آسان نہین ہے فیمن رلیف کی رپورٹون سے
صرف اون فاقہ کشون کی تعداد معلوم ہوتی ہے جو جورو
بچون سمیت گہر سے نکل کر محنت مزدوری کرنے لگتے ہین
اور ہر وقت خانہ بدوشی پر قادر ہین یہ لوگ صرف دیہات کے
رہنے والے کاشتکارون مین سے ہی نکل سکتے ہین شہر اور
قصبون کے رہنے والے اسمین شامل نہین ہین اونکو اول تو
اس قسم کی محنت اور بیلداری کی عادت نہین ہوتی دوسرے

خاندانی شرافت اور سلف رسپکٹ کا دُم چھلّا نہ تو اونکو بھیک مانگنے

دیتا ہے نہ وہ جورو بچون کا ہاتھ پکڑ کر لئے پھر سکتے ہین۔ انمین

حد سے زیادہ خوفناک حالت پردہ نشین عورتونکی ہے۔ ایسی مجبور

فاقہ کشونکی تعداد معلوم کرنا کسی طرح ممکن نہین ہے۔ ملک کے

اونتیس ۲۹ کرور آدمیون مین سے پانچ چھہ کرور رات کو بھوکے

سوتے ہین انمین سے تہائی ایسے بھی نکلین گے جنکو رات دن

برابر بھی فاقہ ہو جاتا ہے۔ اس مصیبت زدہ گروہ کی تعداد ان

لوگون سے پوچھو جو نوع انسان کے ہمدرد ہین۔ ہم تنہا خود لینے

یہ سوال نکرو۔ ۹۷-۹۸ء کے قحط مین انگلنڈ کے امرا اور لیڈیو نے

پردہ نشین عورتون کے واسطے لاکھون روپیہ چندہ بھیجکر اونکی

نیم جان حالت کو سنبھالا ہے۔ اونہون نے پانچ چھہ ہزار مسل

فاصلہ پر اِن بیکسونکی فریاد کو سُن لیا اور دیوار پیچھے سے
ہمارے پھوٹے ہوے کانون مین آواز نہ پہونچی فیمن ریلیف کی
رپوٹون سے آپ جانچ سکتے ہین کہ گورنمنٹ پر اپنی رعایا کو
سنبھالنے کے سوا دیسی ریاستون کی رعیت کو بھی سنبھالنیکا
بار رہتا ہے۔ اونکی چیف کنسل ڈر کنسل اونکی کمائی سے عیش کیا
کرتے ہین۔ اونہین غریبون کی کمائی ہمارے رئیسون کو ہیرے
اور موتیون کے ہار پہنا کر شیخی اور بیجا فخر کا موقع دیتی ہے
مگر جب اونپر وقت پڑتا ہے تو بجاے سہارے کے انکو
دھکے دئے جاتے ہین اور تمام بُوجھہ گورنمنٹ کے اوپر ڈال
دیا جاتا ہے۔ اِن حالتونکا اندازہ مسلمان تو بہت ہی آسانی سے
کر سکتے ہین کیونکہ نکمے پن اور زیادہ طلبی کے منصوبون مین

بیکار عمر گذر جاتی ہے۔ ہنر سے عاری۔ محنت سے عار پھر فاقونکی بھرمار نہو تو کیا ہو۔ اگر ہفتہ مین پانچ دفعہ مکتب سے بھاگنے کی مشق پر کچھہ حرف شناس ہو گئے تو تمام دنیا کے کامون سے گئے گذرے۔ نام کے ساتہ منشی صاحب یا مولوی صاحب کا لقب اور بڑہگیا مگر آیا خاک نہین نہ ادہر کے رہے نہ اودہر کے رہے۔

نہ سرکار مین کام پانیکے قابل	نہ دربار مین لب ہلانیکے قابل
نہ بازار مین بوجہہ اوٹھانیکے قابل	نہ جنگل مین ریوڑ چرانیکے قابل

نہ پڑہتے تو سو طرح کھاتے کما کر
وہ کھوتے گئے اور تعلیم پاکر

یہ صورت تو اون لوگونکی ہے جنکو پشتون سے مفلسی میراث مین

ملی ہے۔ مگر جنکے بزرگ بڑے آدمی اور جائداد والے تھے
اونکی حالت نہ پوچھو بزرگون نے مرنیکے بعد اپنی اولاد کیلئے
علم وہنر مین سے پتنگ بازی بٹیر بازی ایک اور شرمناک بازی
اور قرض مین مکفول جائداد کے سوا کوئی چیز میراث مین نہین
چھوڑی اوسپر چال چلن کی بدی اور دوامی بیکاری نے بھی اونکے
ساتہ بازی کھیلی۔ انجام کار اپنے بزرگون کی عزت کے نمائشی
داغ اپنے سینہ پر لگاکر اونکے تاریخی کارنامون کی دست فروشی
کرنے لگے۔ اجناس کی گرانی کی مصیبت اشارون سے
ٹکڑے مانگنے کی ذلت پر اضافہ ہوکر اس روزی کو بھی بدمزہ
کردیتی ہے۔ بڑی سے بڑی محنت اور تلاش اونکے لئے
یہ ہے کہ ہر سوال اور حسن طلب کے ساتہ اپنے بزرگونکی عظمت

اور تقدیر کی شکایت کا اسپیچ نہایت فصاحت سے سنا کرتی ہین (یقیناً اونہون نے فصاحت کی دولت کو غیر منفول میراث مین پایا ہے) آج اس باغ کا قبالہ کل اوس حویلی کا تمسک آخر کب تک پہر وہی آتش اور وہی کاسہ ۔ ہ

اور مفلس ہین تو روزی کو پہرین کرتے تلاش	یہ جو مفلس ہین تو قسمت کا پہرین کرتے گلا
اور تو وہ ہین ہین جہان مال تجارت بیچتے	یہ وہان گہربار کی کرتے ہین کوڑی برملا
جب کمی آئی او وہ ہو جاتا ہے دولت سے نہال	اپنی نسلو مین وہ جڑ دولت کی جاتا ہے جما
یان گیا بٹی کی بہاگون ٹوٹا اگر چہینکا کہین	پڑ گئی پشتون تلک وان فاقہ مستی کی بنا
اور تنگی سی گذارہ کرتے ہین آج اسلئے	تاکہ غیرون سی نہ کل کرنی پڑے کچہہ التجا
یان کسی کو مل گیا گر آج تر لقمہ تو پہر	اوسکو کچہہ پروا نہین اسکی کہ کل کہانیکے کیا

زندگی جس قوم کی دنیا مین گذرے اسطرح

وہ رہے گی قوم دنیا مین بتاؤ کس طرح

رزق کی کمی کی مصیبت مین گو ہندوستان کے سب مسلمان برابر شریک نہین ہین بعض ہم مین مالدار بھی ہین جنکو کبھی خواب مین بھی قحط کی گرانی محسوس نہین ہوتی مگر ایسے لاکھہ مین دو قوم کی ذلت سے وہ بھی مستغنی نہین ہو سکتے ۔

ہین انہین مین جنکی سینے مین نہین آباسیان — جبسے آنکھہ اونکی کھلی دیکھا ہی گھر مین اپنے اکال

ہین انہین مین جو کہ بہرِ نفقۂ فرزند و زن — سامنے ایک ایک کی پھیلاتے ہین دستِ سوال

اون عزیزونکی اخوت سی جنہین آتی ہو عار — نام لین اسلام کی فہرست سی اپنا نکال

ورنہ ذلت سی نکالین انکو اور یہ بن جائین — اونکی ذلت مین وہ نہین عزت سے رہنا ہی محال

گھر مین اپنی بیٹھکر جو چاہئین بن لی کوئی — غیر قومونمین وہ سی حاصل نہین جز انفعال

کہتے ہین غیر اوسکو ہم جنسونمین وہ جلا دیکھکر — یہ بھی گوا ہی لیکن ہنس کی چا پتلے ہے چال

مین بہی مسلمان ہون اسلیئے مسلمانون کی حالت دیکہکر میرا دل
پاش پاش ہوتا ہے یہ تو آپکو یقین ہوگیا کہ دنیا عالم اسباب ہے
کوئی چیز بغیر سبب اور کوئی کام بے ہاتہ پاؤن ہلائے پورا نہین
ہوسکتا مگر ہمارے بہائی نہ علم پڑہین نہ محنت کرین بیکاری کی بدولت
عزت گئی اعتبار گیا عمر کا اچہا حصہ برباد کرچکے کچہہ نکرنیکی عادت
فطرت ہوگئی - اچہا یہی صحیح مگر تم بڑے بڑے مدبران ملک کی اولاد ہو
ایسی ہی کوئی حکمت نکالو کہ کچہہ نکرنے ہی مین فائدہ نکل آئے
جسمین ہاتہ ہلانا پڑے نہ پاؤن ہلدی لگے نہ پہٹکری روزی
خودبخود اپنے پاؤن چلی آئے - ہزار کام اپنی کاہلی سے نہین
کرتے - ایک اور میرے کہنے سے نکروا اور گہر بیٹہے دودہ بتاسے
پیئے جاؤ - یہ درخواست زیادہ تراونکے لیئے مفید ہی جنکی لیئے

کچھہ کرسکا موقع نکل گیا ہے مگر نئی پود کے بچے ہماری طرح بازی نہ ہار جائین جب آپکو بغیر کچھہ کئے فائدہ ہو تو بچون کی تعلیم کے لئے عہد کر لو۔ رسول اللہ کا یہ فرمانا آپنے سُنا ہوگا۔ اُطْلُبُ الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ یعنی علم طلب کرو اگرچہ چین مین جا کر ملے (عرب سے چین بہت دور تھا اس سے تمثیلاً بُعد مسافت مراد ہے) کوشش کرنا مسلمان پر فرض ہی خدا تعالےٰ اچھے بندونکی ہمت کی نسبت فرماتا ہے (مین آگے بڑھنے سے نہین رکونگا جبتک کہ دو دریاؤن کے ملنے کے مقام پر نہ پہونچ جاؤن۔ چاہے مجکو سالہا سال سفر کرنا پڑے۔ قرآن۔ سورہ ۱۸۔ آیۃ ۶۲) رسول اللہ کا یہ ارشاد بھی آپنے سُنا ہوگا أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا یعنی مین علم کا شہر ہون اور

علیؑ دروازہ۔ آپکو اب علم حاصل کرنے کے لئے نہ چین جانیکی ضرورت نہ ماچین۔ باب العلم کے مبارک نام پر علیگڈھ محمدن کالج ہمارے لئے دار العلم ہے اپنے دروازہ سے نکلو اور اس دروازے مین داخل ہوجاؤ اور آگے بڑہنے سے نہ کچھ نکرنے مین فائدہ بتانے کا وعدہ مجھے یاد ہے مگر ہمکو ایسا کم ہمت بھی نہونا چاہیئے کہ کچھ کرنیکا منصوبہ کرنیمین بھی کاہلی کرین۔ آیئے پہلے سب بھائی ملکر اس امر پر بحث کرلین کہ اگر (سات قرآن درمیان دشمنون کے کان بھرے) ہم کچھ کرنا چاہین تو کیا کرین۔

۱- ہمارے ملک مین کھانے کی چیزون کی گرانی کے مختلف سببون مین سے کونسا عام سبب ہے جو ملک کے ہر حصے سے یکسان نسبت رکھتا ہے۔

۲- اجناس کی گرانی اور خوراک کی کمی کے اسباب مین سے کوئی سبب ایسا ہی جسکو اصلاح کرنا یا ایک لخت اوٹھا دینا مسلمانونکی اختیار مین ہے

۳- کوئی ایسا کام ہی جسپر تمام مسلمان عملاً متفق ہوکر اپنے فعل اور عمل کو ایک مرکز پر جمع کر سکتے ہین -

۴- کوئی کام ایسا ہی جسکے کرنیسے تمام ملک کو بقدر حیثیت برابر حصہ ملسکتا ہی اور ہماری گورنمنٹ کو بہی اوس سے فائدہ پہونچ سکتا ہے،

ہندوستان کے مسلمانون مین جنکی تنگی معاش کا رونا ہے زیادہ محتاج وہ لوگ ہین جنکو کوئی کام نہین آتا کبھی اونکے خاندان مین سرداری تھی یا زمینداری اسلئے دستکاری نہین سیکھی -

علم اول تو پڑہا نہین اگر پرائوٹ مکتبون مین کچھہ سیکھا تو ادہورا وہ بہی ایسا کہ پورا پڑہ لینے کی حالت مین بہی نہ دین کے کام

کا تھا نہ دنیا کے - اب کچھہ سیکھنے اور کوشش کرنیکے لئے عمر مناسب

نہین رہی اگر ہے تو افلاس کی بیماری ہلنے نہین دیتی -

بیداری مین فاقہ تو خواب مین روٹی - محنت مزدوری ٹوکری

بیلداری اسپر اونکے لئے موت کو ترجیح ہے - جنکے بزرگ

کل تک دولہ مولا تھے آج وہ اور مزدوری - دردناک معاملہ ہے

اور محال - دوسرے فاقہ کشون مین بڑے گھرانون کی عورتین

اور یتیم بچے ہین جنکے مرد ایسے ہونگے اونکی معاش کا کیا

پوچھنا - اسلئے ہم جو تدبیر کرین ایسی برجستہ ہو کہ آج اوسپر عمل کرنا

شروع کرین اور کل سبکو حصہ ملنے لگے -

ا - تجارت - نہ اس کام کو سب مسلمان کرسکتے ہین نہ اس سے

عام فائدہ پہونچ سکتا ہے - دس لاکھہ کمپنیان بناکر بھی کل میاب

نہین ہو سکتے ۔

۲ - زراعت - ممکن نہین کہ تمام مسلمان کہیتی پر جہک پڑین ملک مین نہ اسقدر زمین مل سکتی ہے ۔

۳ - دستکاری - سب مسلمان دستکاری بہی نہین کر سکتے ۔ خصوصاً جنکا وقت گذر چکا ہے وہ اب کیا سیکہین گے ۔

غرضکہ نئی بات عمل مین لانیکے لئے کوئی تدبیر ایسی معلوم نہین ہوتی جسکو تمام مسلمان کام مین لا سکتے ہون اور اوس سے سبکو برابر فائدہ پہونچ سکتا ہو - یہ خیال بہی کہ سارا ملک کسی کام پر متفق ہو سکے مجنونانہ معلوم ہوتا ہے - جب یہ خیال ہر پہلو سے محال ثابت ہوتا ہے کہ سب مسلمان کسی ایک کام پر آمادہ ہو جائین یا اونمین متفرق کامون کے لئے نئے نئے فرقے

قائم ہوسکین اور تمام حرفونکو آپس مین حصہ رسد تقسیم کر کے اپنی

اپنی قسمت کو آزمانے لگین تو پھر کیا کرنا چاہیئے۔

(جواب) کچھہ نہین۔ اچھا کچھہ نکرنا تو آسانی سے قبول کیا

جاسکتا ہے۔ بیشک کسی کام کو کرنیکی نسبت کسی کام کا نکرنا

بہت آسان ہے۔ اور ہماری قوم کے آدمیون سے یہی

بات ممکن بہی معلوم ہوتی ہے کہ بجاے کچھہ کرنیکے اونسے

کچھہ نکرنے کی درخواست کی جاے۔ کچھہ کرنیکے فائدون کو

تو ہر کوئی سمجھہ لیتا ہے مگر کچھہ نکرنے سے فائدہ ہونیکے پہیلی کو

مین آپکے لئے بوجھہ دیتا ہون۔ سنیئے اگر کھانے کی صدہا چیزون

مین سے جنکو آدمی پیٹ بھرنے یا مزے کے لئے یا دونون

باتون کے لئے کھایا کرتے ہین ایک چیز کو چھوڑ دیا جاے

اور اوسکے نہ کہانے سے ملک مین رزق کی فراوانی ہو جاے

تو اس سے زیادہ آسان اور بہتر کونسی بات ہے نہ محنت

کرنا پڑے نہ مشقت مگر اوسکا فائدہ بادشاہ سے لیکر فقیر تک کو پہونچے

ہم آپسے کسی اچہی چیز کے چہوڑنے کو بہی نہین کہتے بلکہ بیماریان

پیدا کرنے والے زہر کو چہوڑواتے ہین۔ یہ بہی نہین کہتے

کہ بالکل چہوڑ ہی دیجیئے نہین ہر گز نہین۔ آپ اوسکے پہوک کو

جو زہر ہے چہوڑ دیجیئے اور رَس کو جو امرت ہے کہاتے

رہیئے۔ آپ یہ تصور نہ فرمائین کہ ایسے عام فائدہ رسان اور

عاقلانہ بات میرے دل کی نکالی ہوئی ہے اگر میری عقل سے

ایسی باتین حل ہو جایا کرتین تو مین دنیا مین اپنے سے زیادہ

دانا کسی کو نہ سمجہتا۔ ایسی بابرکت اور فائدہ رسان بات بتانا

پیغمبرون کا کام ہے اونہین کی ہدایتین انسان کے لیے
دین و دنیا کی بھلائی کا دستور العمل ہے۔ بھائیو یہ حکم خیر البشر کا ہے
اور یہ تجویز محمد رسول اللہ کی ہے۔ وہی گائے کے گوشت کو
بیماری اور دودہ کو امرت فرماتے ہین وہی اس سے منع
کرتے ہین اور اوسکی اجازت دیتے ہین۔ رسول اللہ کو یہ بات
خدا کی طرف سے معلوم تھی کہ گائے کے وجود سے رزق کی
ارزانی کو کسقدر تعلق ہے اور اس حیوان کی ذات سے انسان
کے لئے کتنی قسم کی لطیف اور پاکیزہ غذا حاصل ہوتی ہے۔
انسان کی کوئی غذا ایسی نہین ہے جو بغیر گھی کے بن سکے۔
اگر گائے کو نسل در نسل پلنے کے واسطے زندہ چھوڑ دیا جائے
اور رسول اللہ کے حکم کے موافق مسلمان اوسکو ترک کردین

اور اوس حساب سے جسکو مین ابھی پیش کرونگا اوسکی نسل
کی برکت اور منافع پھر اوسکے گوشت کی جسمانی اور روحانی
مضرتین اور اوسکی نسبت رسول اللہ کا حکم آپکے ذہن نشین
ہوجاے تب ضرور آپ سمجھہ لینگے کہ بھائیونکی کاہلی اور
بیکاری پر مین اسی ایک کام کے نکرنیکو اضافہ کرنیکی درخواست
کرتا تھا۔ گاے کے متعلق کچھہ بیان کرنیسے پہلے مین
اہل ملک کے عقیدے اور رسمونکی نسبت اونکے خیال کی
مضبوطی اور رسوخ کو عرض کرلون پھر جس امر کا وعدہ کیا ہے
گزارش کرونگا۔

کیسا ہی بیفائدہ اور عبث کام ہو مگر جب وہ آدمی کی گھٹی مین
پڑجاتا ہے اور بچپنے سے اوسکے ہوتی رہنے کی رسم کو اپنے

گھرانے مین دیکھا کرتا ہے تو ہمیشہ اوس سے مانوس رہتا ہے
اور تمام عمر اوسکی برائی بھلائی کو نہین سمجھتا وہ اپنے افعال اور
اعمال کی برائی سے اپنے نفس کو مستثنے رکھتا ہے اور اپنے
دل سے کبھی اپنے کامونکی لنسبت مشورہ نہین لیتا مگر دوسرونکے
عقائد اور رسمونکی تفتیش کیا کرتا ہے۔ اگر کسی بات کو اپنی دیکھی
ہوئی رسم کے خلاف پاتا ہے تو بغیر اسکے کہ اوسکی حقیقت سے
مطلع ہونیکی کوشش کرے رد کر دیا کرتا ہے اور ہر نئی بات سے
جو صرف اوسی کے علم مین نئی معلوم ہوتی ہے انکار کرتا ہے
جو کام پہلے سے ہوتا آیا ہے وہ کتنا ہی غلط کیون نہو یا اوسپر
عمل کرنا کیسا ہی مضر اور مصلحت کے خلاف ہو مگر اوسی طرح
کئے جانا صواب ہے نہین بلکہ فرض تصور ہوتا ہے۔

دنیا کی باتون مین تو آدمی کو نئی چیز گوارا بھی ہو جاتی ہے مگر
بعض رسمون مین جنکو غلطی سے مذہب کی رسم تصور کر لیا جاتا ہے
نئی طرز اور نئی بات گوارا نہین ہوتی - وہی بات جسکا ترک کرنا
عقل کے مذاق مین شیرین تہا جہوٹون کو مذہب کا نام آیا
اور کڑوے ہو گئے - دینی امورات مین کوئی حکم نیا نہین ہوتا
وہی قرآن اور حدیث کے احکام ہوتے ہین مگر بڑے بڑے
فاضلونکو بہی نہ تو سب جزئیات کی ہداتین یاد ہو سکتی ہین
نہ پورے قانون مذہب پر عبور ہو سکتا ہے - عالم اور جاہل مین
اسی قدر فرق ہے کہ عالم کسی بات کو جسکا علم نہو سنکر فوراً انکار
نہین کرتا کتابون مین تصدیق کر لیتا ہے مگر جاہل سے
خدا کی پناہ -

حکایت

میرے ایک رشتہ دار جو عمر اور ناتے مین میرے بزرگ تھے
مگر کورے ان پڑہ - ایک دن ایک مسئلہ بیان کر رہے تھے
مگر غلط مینے کہا یہ درست نہین ہے جب نہ مانا تو مینے ایک
فقہ کی کتاب مین دیکھکر جسکی تقطیع بہت ہی چھوٹی تھی عرض کیا
کہ اس کتاب مین بھی یون ہی لکھا ہے - جناب نے ہنسکر
فرمایا لے آئیے صاحب چار انگل کی کتبیا ہمکو مولویصاحب نے
بڑی جنگی کتاب مین دیکھکر بتایا ہے - ناظرین بزرگ سے
التماس ہے کہ جو کچھہ مین عرض کرون اور اس کتبیا مین لکھون
اول اوسکو مولویصاحب والی جنگی کتاب مین دیکھو لین
پھر دل سے مشورہ کرنیکے بعد فیصلہ صادر فرمائین - اور میری

ہر التجا کو سنتے وقت اس حکایت پر خیال رکھیں۔

نہ تنہا نکتہ سنجیدہ گوید قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

ایک گائے کی نسل کی برکت

اول گائے کی نسل سے دنیاوی نفع اور رزق کی ارزانی کا حساب سُن لیجئے۔ پھر اوسکے دودہ مکھن اور گوشت کی نسبت جو حکم رسول اللہ نے دیا ہے اوسکی زیارت کیجئے گا۔ گائے کی نسل اور دودہ کا حساب مینے بہت کم کرکے قائم کیا ہے۔ اسقدر کہ کسی حالت مین ناممکن نہوگا۔

ہماری گائے کا نام لچھمی ہے اگر اوسکو اٹھارہ ۱۸ سال تک پالا جائے وہ اور اوسکی نسل کی گائین بھی اپنی عمر کے عروج پر پہونچکر ہر سال بیاتی رہین اور اوسکی اولاد کو نصف مادہ او

نصف نر فرض کیا جاوے تو اٹھارہ سال مین ۸۴۲ گائین
اور ۹۴۲ بیل - سب ملکر ۹۷۴ نر و مادہ ہونگے - انمین ہر ایک
گائے اپنی عمر پر اگر بچہ دے اور چھہ مہینے تک تین سیر دودھ
روز دیتی رہے - (بعض گائین ۱۶-۱۷ سیر اور بعض ایک سیر تک
دودھ دیتی ہین اسلئے نامناسب نہین کہ ہر ایک کا دودھ
اوسط حساب پر تین سیر روز شمار کیا جاوے) تو اٹھارہ سال کا
دودھ باختلاف مدت چھہ ہزار سات سو نو من ہوگا جسکی قیمت
روپیہ کا دس سیر فروخت کرنے سے چھبیس ہزار آٹھہ سو اڑتیس
روپیہ ہوگی - اگر اس دودھ سے سیر پیچھے ایک چھٹانک
مکھن نکالا جاوے تو سولہ ہزار سات سو بہتر سیر بارہ چھٹانک
مکھن اور روپیہ سیر نرخ سے جتنے سیر ہین اوتنے ہی روپیہ کا

ہوگا - ہمارے ملک مین کبھی روپیہ کا آدہ سیر اور کبھی تین پاؤ

نرخ بہی رہتا ہے - اگر فی روپیہ تین پاؤ ہو تو بائیس ہزار تین

پینسٹھہ روپیہ کا ہوا - اسپر فی راس پندرہ روپیہ نرخ سے ۲۴۸

گایون کی قیمت تین ہزار سات سو بیس روپیہ اور اضافہ

کئے جائین تو دودہ اور گائین ملاکر تیس ہزار پانسو اٹہاون روپیہ

اٹہارہ برس مین حاصل ہوے - اور ہماری ۲۴۸ دوسو اڑتالیس

گائین بہی سلسلہ وار اپنی نسل بڑہانے کے لئے دنیا مین موجود

رہینگی - ۲۴۹ دوسو انچاس بیل جو ہماری بچہیی کی نسل سے اٹہارہ

برس مین پیدا ہوے ہین اگر جوڑی پیچہے پچاس بگہہ زمین

جوتین گے اور اوسمین فی بگہہ چار من سالانہ کے حساب سے

اناج پیدا ہوگا (چونکہ بیلون کی مدت کو ہمنے گایون کی طرح شجرہ

خاندان بناکر (جنم کنڈلی) نہین جانچا ہے اس سبب سے
اونکے کام کی نصف مدت یعنی نوسال پر حساب قائم کرلیا ہی
تو سالانہ چوبیس ہزار نو سو من غلہ اور نو سال کا دو لاکھہ چوبیس ہزار
ایک سو من ناج ہوگا۔ اور موٹے مہین ناج کا اوسط نرخ دو روپیہ من
فرض کرنیسے چار لاکھہ اڑتالیس ہزار دو سو روپیہ کا ہوگا۔
رہے بیل اونکی قیمت فی راس پندرہ روپیہ کے حساب سے
تین ہزار سات سو پینتیس روپیہ ہوے۔ اگر دو سو اڑتالیس
گایون کا دودہ اور اونکی قیمت ۲۴۹ بیلون کے پیدا کئے ہوے
ناج اور بیلون کی قیمت پر اضافہ کرکے بچھی کی اولاد کی کمائی
کو ایک جگہہ شمار کیا جاے تو چار لاکھہ بیاسی ہزار چھہ سو پچپن روپیہ
ہوتا ہے۔ اور ابھی خدا یتعالے سے امید ہے کہ ہماری

لچھمی اپنے ۹۷ بچے بچیون اور نواسا نواسیون کنواسا کنواسیون سمیت زندہ اور سلامت کسی خوش نصیب کے کھیت کے مینڈ پر بیٹھی ہوئی جگال رہی ہے -

مین تمام ہندوستان مین گایون کے صرف کا اندازہ کرنیسے عاجز ہون اسکے لئے ضرورت ہے کہ تمام ملک مین سفر کیا جاوے اور کوئی شہر اور قصبہ منڈی اور گاؤن نہ چھوڑا جاوے - مگر یہ کام میرے لئے محال ہے اسلئے مینے صرف ایک ہزار میل مربع رقبہ کی جہان چھہ لاکھہ آدمی بستے ہین بہت صحیح جانچ کی ہے - ٹھیکہ دارون کے رجسٹرون سے جو ہر مذبح مین ذبح ہونے والے جانورونکی شمار اور محصول لینے دینے کے لئے لکھے جاتے ہین اور نہایت معتبر وسیلون سے

شمار کیا ہے مجھے نہایت اطمینان ہے کہ اوس چھ لاکھہ
کی آبادی مین ایک ہزار میل مربع زمین پر ۵۸-۵۹ روز کے
حساب سے اکیس ۲۱ ہزار گائین سالانہ صرف ہوتی ہین۔
یہ سب مادہ ہین اسلئے کہ نر کا وہان دستور نہین ہے۔
آپ نے اکیلی لچھمی کی نسل کی برکت کا تو اندازہ کرلیا اب
اس اکتیس ۲۱ ہزار دہن کی دولت کو بھی اوسی بابرکت لچھمی
کی ترقی کے حساب پر شمار کر لیجئے۔ اور لچھمی کی سب کمائی کو
اکیس ہزار سے ضرب کر دیجئے۔ شاید آپکو دیر لگے اور
اسمین وقت معلوم ہو جہان مینے محض مفلس بھائیونکے لئے
دلسوزی اور نیک نیتی سے اسقدر تحقیقات کی ہے مین ہی
آپکے واسطے اسکو بھی ضرب کر دیتا ہون۔ اگر ۲۱ ہزار گائیونکو بھی

بچھی کی طرح ۱۸ برس تک پلنے دیا جاوے اور اونکی نسل اور
نسل کی نسل سے پود بڑہائی جاوے تو ۱۸ سال مین کل مویشی
۱۰۴۳۷۰۰۰
کی تعداد ایک کرور چار لاکھہ سینتیس ہزار جانین ہوئین - اور
فی راس ۱۵ روپیہ کے حساب سے سبکی قیمت پندرہ
۱۵۶۵۵۵۰۰۰
کرور پینسٹھہ لاکھہ پچپن ہزار روپیہ ہوے - اب انکے دودہ
اور گھی وغیرہ کا حساب بہی سن لیجیے - انمین سے نصف
۶۴۱۷۱۸۰۰۰
گایونکا دودہ اور اٹھارہ سال مین اونکی قیمت چونسٹھہ کرور
سترہ لاکھہ اٹھارہ ہزار روپیہ ہوے - رہے آدہے نر اونکی
قیمت اور اس عرصہ مین اونسے جسقدر اناج پیدا ہوا ہے سب ملاکر
۹۴۹۰۶۳۵۰۰۰
نو ارب انچاس کرور چہہ لاکھہ سینتیس ہزار روپے ہونگے - اب نر و مادہ سبکی کمائی
ہووے
۱۰۱۳۲۲۵۳۰۰۰
کو ایک جگہہ جمع کر لیجیے تو دس ارب تیرہ کرور تئیس لاکھہ ترپن ہزار روپے

ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ہم ایک نقشہ لگاتے ہین جس سے بچھی کی اٹھارہ سال کی نسل کی شمار اور اسکی عرصہ مین جسقدر دودہ اور مکھن اونسے حاصل ہوگا اوسکی تعداد اور قیمت معلوم ہوگی۔

بچھی کی اٹھارہ سال کی نسل	تین سیر روز کے حساب سے ۸۴۲ گایونکا دودہ جبکہ ہر دفعہ بیانے پر چھ مہینے دودہ دے اور فی روپیہ دس سیر نرخ سے قیمت		فی سیر ایک چھٹانک حساب سے کل دودہ کا مکھن اور روپیہ سیر کے حساب سے اوسکی قیمت۔		فی راس پندرہ روپیہ نرخ سے ۲۴۸ گایون کی قیمت۔	دودہ اور گایون کی ملاکر قیمت
مادہ ۲۴۸ / بیل ۲۴۹ / ۴۹۷	من ۶۷۰۹	روپیہ ۲۶۸۳۸ [illegible]	سیر ۱۶۷۷۳	روپیہ ۱۶۷۷۳ [illegible]	روپیہ ۳۷۲۰ [illegible]	روپیہ ۳۰۵۵۸ [illegible]

لچھمی کی اولاد ۲۴۹ راس بیلون کی کمائی		
۱۸ سال مین لچھمی کی اولاد سے بیل		۲۴۹
بیلونکی ایک جوڑی سال بھر مین کتنی زمین جوتیگی	بیگہ	۵۰ خام
فی بیگہ ۱۲ من غلہ پیدا ہونیکے حساب سے ایک برس کا غلہ	من	۲۴۹۰۰
بحساب اوسط نو سال کا غلہ	من	۲۲۴۱۰۰
دو روپیہ کا ایک من حساب سے غلہ کی قیمت۔	روپیہ	۴۴۸۰۰۰
پندرہ روپیہ بیل کی حساب سے ۲۴۹ بیلون کی قیمت	روپیہ	۳۷۳۵
اناج اور بیلونکی قیمت	روپیہ	۴۵۱۷۳۵

۱۸ سال مین اکیس ہزار گایونکی نسل کا دودھ اور پیدا کیا ہوا اناج اور مویشی کی قیمت				
مادہ نسل کا دودھ اور اوسکی قیمت	نر نسل کا پیدا کیا ہوا اناج	نرون کی قیمت	بیلون اور اناج کی قیمت	۲۱ ہزار گایون کی ۱۸ سالہ نسل کی دودھ اناج اور مویشی کی قیمت ـ
۶۴۱۷۱۸۰۰۰ چونسٹھہ کرور سترہ لاکھہ اٹھارہ ہزار روپیہ	۴ ارب ستر کرور ۶۱ لاکھہ من	۷ کرور ۴۸ لاکھہ ۳۵ ہزار روپیہ	۹ ارب ۴۹ کرور ۶ لاکھہ ۳۵ ہزار روپیہ	۱۰ ارب ۱۳ کرور ۲۳ لاکھہ ۵۳ ہزار روپیہ

اگر اس اٹھارہ برس مین اکیس ہزار گایون کے کمائے ہوے
روپے کو اونہین چھہ لاکھہ آدمیون پر تقسیم کردین جنکے ایک سال کے
معمولی صرف مین یہ ۲۱ ہزار گائین آجاتی ہین تو فی کس
ہٹ ۵ ۷/۸ مہینا حصہ مین آئیگا۔ اور اس سے بہتر کوئی آسودگی
جسکے لئے کچھہ کرنیکی زحمت بہی گوارا کرنا نہ پڑیگی نہین ہوسکتی۔
مینے عرض کیا تہا کہ کچھہ کرنے پر سبکا متفق ہونا محال ہے
مگر کچھہ نکرنا ممکن ہے۔ آپنے ملاحظہ فرمالیا کہ یہ ذرا سا کام
نکرنا تمام ملک کو مالامال کئے دیتا ہے اور وہ بہی ایسا
نہین ہے جسکو سب مسلمان کرتے ہون مسلمانون مین
معزز اور شرفا قوم جو فی الجملہ آسودہ ہین کبہی گائے کا گوشت
نہین کہاتے۔

یہ حساب صرف ایک سال مین ذبح ہونیوالی گایون کو
اٹھارہ سال تک پالنے کا ہے۔ اگر تمام ہندوستان کا
حساب کیا جاے اور ہم لوگ اس گوشت کو بالکل چھوڑین
(اور خدا کرے ہم مسلمان رسول اللہؐ کے حکم کے موافق
جو مسلمانون کے عقیدے مین خدا کا حکم ہے۔ جیساکہ
خداتعالے فرماتا ہے مَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ
ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ ترجمہ۔ ہمارا رسول اپنی طرف سے بناکر کوئی
بات نہین کہتا ہے وہی بات کہتا ہے جو اوسپر وحی کیجاتی ہے
یعنی خدا کا فرشتہ جو حکم خدا کا اوسکو پہونچاتا ہے وہ بندونکو
اوسی طرح سنادیتا ہے اپنے دل سے کچھہ نہین کہتا)
تو اوسکی برکت کا حساب شمار کرنا محال ہے۔ ہندوستان

مویشی پالنے اور زراعت کے واسطے موزون ہے مویشی
ہی کی کثرت کا باعث تھا کہ بار بار محمود غزنوی ہندوستان سے
ہزارون گاڑیان بھر کے سونا چاندی لے گیا۔ مویشی کی ہی
کثرت اور برکت تھی کہ علاء الدین خلجی نے تمام ملک مین
اسقدر سستا نرخ مقرر کر دیا جسکو سُننے سے کہانی کا گمان ہوتا ہے
مین اوس زمانہ کے شاہی نرخ کا نمونہ لکھتا ہون اوس سے
آپکو اندازہ ہو جائیگا۔ مینے تول اور قیمت ۸۰ روپیہ بھر کے سیر
اور ڈبل پیسون اور ہر ڈبل کی تین پائی کے حساب سے رکھی ہے
مویشی کی کثرت پر دلیل ہے کہ ایک ڈبل پیسے کا ڈیڑہ پاؤ
گھی بکتا تھا اگر نرخ پر بادشاہ کا جبر بھی مان لیا جاے تو بھی
سواے کثرت مویشی کے اور کونسی چیز اوس جبر کو پورا کر سکتی تھی

نام جنس	وزن ۸۰ تولہ کی سیر سے	قیمت سکہ حال سے
روغن گاؤ	ے بار یا ۳۰ تولہ	—ر یا ۳ پای
مصری	ے بار یا ۳۰ تولہ	ار
کہانڈ	۱۸ تولہ	—ر یا ۳ پای
شکر سرخ	ے" بار ۳۵ تولہ	—ر یا ۳ پای
روغن کنجد۔ تل کا تیل	۔ہ بار یا ۵۵ تولہ	—ر یا ۳ پای
گندم	ایک من	۰۸ر
جو	ایک من	۷ر
چنا	ایک من	۰۵ر
برنج	ایک من	۰۵ر
ماش	ایک من	۰۵ر
موٹھہ	ایک من	۳ر ا پای
نمک	ا بار	—ر

حکمت

ہم لوگون کے عقیدے مین پیغمبرونکو انسان کامل مانا جاتا ہے

اونکی سب باتین حکمت اور آدمیون کے لئے سراسر بہلائی اور

رحمت ہوتی ہین۔ وہ انسان کو جسمانی اور روحانی دونون قسم کی

تکلیف سے بچانے کا بندوبست کرتے ہین۔ نبی عربی کی

اس حکمت کو ہر نادان سمجہہ سکتا ہے کہ اگر گاے کے گوشت کو

حرام کہکر منع کیا جاتا جس طرح سُور وغیرہ کو حرام کیا گیا ہے

تو اوسکا دودہ بہی اسلامی قاعدے کے موافق حلال نہوتا

اور پہر مسلمان اوس سے کچہہ بہی فائدہ نہ پاسکتے بیماری ضرر کا منع

کرنا اوس سے زیادہ اہم لفظ ہے۔ مثلاً کہانیکی کسی چیز سے

کسی شخص کو یہ کہکر روکا جاے کہ دیکہو یہ ناپاک ہے اسکو نہ کہانا

توبہوک کی شدت سے مرتا کیا نکرتا اوسکو اسقدر پرہیز نہوگا اور اضطرار

مین بیشک کہالیگا (جیساکہ سور اور مردار اور خون۔

اور بتونکے چڑہاویکی نسبت خداتعالیٰ نے مضطر کو اگر کہالے

تو معاف رکہا ہے) مگر جب کسی چیز کو یہ کہدو کہ یہ زہر ہے

اسکو کہاتے ہی گنجے ہوجاؤگے یا آنکہین جاتی رہینگی یا بدن

زخم ہوجائینگے تو کیسی ہی شدت کی بہوک کیون نہو اوسکو آدمی

مارے ڈر کے ہاتہ بہی نہ لگائیگا بلکہ کہانے کی خبر ہی نہ سمجہے کا

یہی حالت گاے کی ہے اوسکے گوشت کو رسول اللہ صلعم نے

بیماری فرمایا ہے اور دودہ بہی بے تعین خدا جانے کیا بیماری

ہوجاے۔ دودہ کو شفا فرمایا ہے اسلئے کہ لوگ اوسکی طرف

دل سے راغب ہون۔ گہی کو دوا فرمایا ہے کہ رغبت سے

اوسکا استعمال کرین - اور جب مسلمان کسی جانور کے دودہ اور

گہی پر فریفتہ اور اوسکے حاجتمند ہونگے تو اوسکو بہت شوق

اور محبت سے پالینگے - یہی سبب معلوم ہوتا ہے کہ

عرب لوگ گاے کے گوشت سے ناواقف ہین وہ اب تک

یہ نہین جانتے کہ گاے کا گوشت بہی کہانیکی چیز ہے

اوس سے صرف دودہ اور گہی حاصل کرتے ہین - یہ حالت

اصلی عربون کی ہے جنکے قبیلے میدانون مین رہتے ہین -

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین بہت زیادہ تو پردیسی لوگ رہتے ہین

اونہین سے زیادہ تر ہندوستانیون اور جاوہ وغیرہ کے واسطے

ایک آدہ گاے ذبح ہوتی ہے مگر شہری عرب بہی اسکو معیوب

جانتے ہین - اگر کوئی عرب ہندوستان سے سیکھہ جاے تو چھپکر

گاے والے کی دُکان سے اندھیرے اوجالے مین لے آتا ہے

کہ اوسکو کوئی عیب نہ لگاے۔

یقین کو خوب پکّا کر لو

اس فصل مین مین رسول اللہ کے احکام جو گوشت گاؤ کی ممانعت

کی نسبت صادر ہوے ہین حدیث کی کتابون سے نقل اور

احادیث کی اصل عبارت کو چھوڑکر صرف اُردو ترجمہ پر اکتفا

کرتا ہون جن صاحبون کو شوق ہو کتابون مین دیکھہ لین۔

احدیث ۔عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے گاے کا دودہ شفا ہے اور گھی دوا ہے

اور گوشت بیماری۔

۲-اسی معنی مین ابن عدی نے ترجمہ محمدؐ ابن زیاد الطحان مین

حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ گاے کا دودھ

شفا اور مکھن دوا اور گوشت بیماری ہے۔

۳۔ طبرانی نے زُہیر سے روایت کی ہے کہ میرے گھرانے کی

ایک عورت نے ملیکہ بنت عمر الزیدیّہ سے جو زید ابن عبد اللہ

ابن سعد کی اولاد سے تہا روایت کی ہے کہ مین نے ملیکہ

زیدیّہ سے اپنے گلے مین درد ہونے کی شکایت کی ملیکہ نے

گاے کے مکھن کی تعریف کی اور کہا رسول اللہ نے فرمایا ہے

گاے کا دودھ شفا ہے اور مکھن دوا ہے اور گوشت بیماری ہے

صرف طبرانی کے گھرانے کی عورت کا نام اس روایت مین

نہین لکھا ہے باقی سب راوی ثقہ ہین۔ اس حدیث کو

ابوداود نے مراسیل مین بیان کیا ہے۔ اور طبرانی نے

کبیر مین اور ابن ہندہ نے معرفہ مین اور ابو نعیم نے طب مین
اسی کے قریب قریب لکھا ہے۔ اسکے سب راوی ثقہ مین
مگر اوس عورت کا نام جسنے ملیکہ سے روایت کی ہے نہین
بیان کیا ہے لیکن اوس سے سنکر زبیر ابن معاویہ نے بیان
کیا ہے جو حدیث کے حافظون مین سے ایک شخص ہے
صادق اور وہ عورت نامعلوم الاسم اوسکی بی بی ہے۔
اور ملیکہ کی صحت پر ایک جماعت نے پختگی ظاہر کی ہے
اور اوسکے اور گواہ ہین۔ اونمین سے ایک ابن مسعود ہین
ہم۔ کتاب مستدرک مین حضرت ابن مسعودؓ صحابی سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ
وَاَسْمَانِہَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُوْمُہَا + لَبَنُہَا شِفَاءٌ وَسَمْنُہَا دَوَاءٌ

وَلحمُهَا دَاءٌ - ترجمہ (تمپر لازم ہے گائے کا دودہ اور گھی اور
خبردار اوسکے گوشت سے - اوسکا دودہ شفا ہے اور گھی دوا ہے
اور گوشت بیماری ہے) گوشت کی نسبت لفظ ایاکم فرمایا ہے
یہ لفظ کسی چیز سے بچنے یا کسی کام کو نکرنے کی سخت تاکید
کے لئے بولا جاتا ہے -

۵ - ابوداؤد نے مراسیل مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے
لحُومُ البَقرِ دَاءٌ وَسَمِنهَا دَوَاءٌ وَلَبَنهَا شِفَاءٌ - یعنی گائے کا
گوشت بیماری ہے اور گھی دوا ہے اور دودہ شفا ہے -

۶ - اسناد صحیح سے ابن حبان نے حضرت ابن مسعودؓ سے
روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خدا نے کوئی بیماری پیدا نہین کی کہ اوسکی دوا پیدا نہ کی ہو -

جسنے اوسکو نہ جانا وہ جاہل رہا اور جسنے اوسپر آگاہی حاصل کی
وہ عالم ہوا۔ (سنو) گائے کے دودہ مین شفا ہی بیماریونسے
پس تمکو لازم ہے گاے کا دودہ کہاؤ پیو کہ وہ تمام درختون سے
یعنی ہر قسم کی بوٹیان کہاتی ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے
ابی موسیٰ سے روایت کیا ہے اور ابو موسیٰ بڑے صحابی ہین۔
اس حدیث مین اول بیماری کو پہر اسکو کہ اللہ تعالےٰ نے
بیماری کی دوا پیدا کی ہے ارشاد فرمایا ہے پہر اوس دوا کے
نہ جاننے والے کو جاہل اور جاننے والے کو عالم اسکے بعد مسلمانونکو
لاعلمی اور جہل سے دوا بتا کر بچا دیا ہے۔

۷۔ حاکم نے نیشاپوری مین روایت کیا ہے عبد اللہ ابن
مبارک کی حدیث سے اونہون نے ابی حنیفہ سے ابی حنیفہ نے

قیس ابن مسلم سے اوسنے طارق ابن شہاب سے اونہون نے
عبداللہ ابن مسعودؓ صحابی سے ابن سنی کی کتاب مین کہ حضرت
علیؓ نے فرمایا انسان کو شفا حاصل کرنیکے لئے گاے کے
مکھن سے بہتر کوئی چیز نہین ہے۔ حیاۃ الحیوان مین لکھا ہے
کہ صحیح مسلک اور مذہب یہی ہے۔ اسکے سوا یہ حدیثین ابو داؤد
نے مراسیل مین بھی لکھی ہین۔

میرے خیال مین اسیقدر احکام کافی ہین کہ چند بار اور مختلف
موقعونپر رسول اللہ نے گاے کے گوشت کو منع فرمایا ہے
اور رسولؐ اللہ کا حکم خدا تعالے کا حکم ہے۔ خدا کی طرف سے
سب چیزونکو ایک ہی طرح پر منع نہین کیا جاتا۔ ممانعت مین
جسقدر مختلف حکمتین اور فائدے ہوتے ہین اوسی طرح مختلف

نفظون مین اور جدا جدا طریقون سے حکم دیا جاتا ہے بعض کی
نسبت ممانعت محض ہوتی ہے کہ فلان چیز یا فلان کام سے
پرہیز کرو اور بعض کی مضرتین بہی بتا کر ممانعت کی جاتی ہے
جسکو بہت واضح اور سخت ممانعت سمجھنا چاہئے۔

بعض لوگ کسی فعل کے جائز ہونے کی سند مین سلف کا عمل
پیش کیا کرتے ہین۔ اس سے یہ لازم نہین ہوجاتا کہ اگر سلف نے
کسی فائدہ کو ترک کرنے مین سہواً غلطی کی ہو تو ہم بہی عمداً غلطی
کرین۔ گاے کے گوشت کو نہ کبھی سلف نے حرام کہا نہ اب
کوئی کہہ سکتا ہے۔ اگر گوشت حلال نہوتا تو آپ جانتے ہین
دوده بہی حرام ہو جاتا۔ اسکے سوا کسی مفید اور فائدہ رسان
جانور کا حلال ہونا اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ اوس سے

اعلے درجے کے اور فائدے نہ اوٹھائے جائین اور اسلئے کہ اوسکو
کہانا حلال ہے ایک دفعہ ہین تلف کردیا جائے - اونٹ بہی
توحلال ہے مگر اوسکے گوشت کو ہر روز نہین کہاتے صرف
اسلئے کہ باربرداری اور سواری کے لئے زیادہ کارآمد اور فائدہ
رسان ہے - گہوڑا بہی حلال ہے مگر اوسکی ذات سی بڑے
بڑے فائدے ہین - ایسی ہی رعایت کبوتر کی ہے یا لو خوبصورت
اور قیمتی ہوتے ہین اسلئے اونکو محفوظ رکھتے ہین صرف جنگلی
صرف کئے جاتے ہین - گائے سے اِن جانورونکی نسبت بہت
زیادہ فائدے ہین اگر اوسکو کہالیا جائے تو زیادہ سے زیادہ
ایک دفعہ ہین ڈیڑہ دو سو آدمیونکا پیٹ بہر جائیگا اور اوسکے
صرف ایک فصل کے دودہ سے اگر فی کس ایک سیر پلادیا جائے

تو پانسو چالیس آدمی سیر ہونگے - آدمی کے جسم کی پرورش
گوشت پر حصر نہین ہے ہر خوراک سے ہو سکتی ہے بشرطیکہ
جسقدر حاجت ہے آسانی سے ملتی رہے - زندگی کو خوشی سے
کاٹنے کے لیئے اول صحت بدن پہر جسم کی پرورش کی وسیلونکی
کثرت اور ثروت درکار ہے - کہانے کو گوشت ملے مگر افلاس
بہی فکر مین ڈالے رکہے یا بدن کی پرورش ہو مگر ساتہ ہی بیماری
بہی لپٹی رہے تو کیا خاک زندگی کا لطف ہے - دنیا مین کروڑون
آدمی گوشت نہین کہاتے - یورپ مین لاکہون ویجی ٹیرین ہین
(یعنی تارک گوشت اور ترکاری کہانے والے) اور گوشت
نہ کہانیکے فائدونکو آزما کر ہزارون ہوتے جاتے ہین اونکی تندرستی
اور صحت گوشت کہانے والون سے بہت زیادہ ہے

ہمیشہ محنت اور قوت کے کامونکی بازی وہی جیت لیتے ہین
گوشت کے ترک کرنیوالون مین ایک مین بھی ویجی ٹیرین ہون
گاے کا گوشت تو ہمارے ہان کبھی رسم نہ تھی مگر دس گیارہ
برس سے مین بکری وغیرہ کسی قسم کا بھی گوشت نہین کھاتا
مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ ہندوستان مین گوشت نکھانا عام تندرستی
خصوصاً دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔ مین پہلے کی نسبت
اب بہت زیادہ دماغی محنت کر سکتا ہون۔ گوشت کھانیکے
زمانہ مین دردسر آنکھون مین سوزش صفراوی قے وغیرہ بیماریان
کچھہ نہ کچھہ تکلیف ہمیشہ رہتی تھی۔ اب خدا کے فضل سے وہ حالت
بدل گئی مسلمانون مین ہمیشہ یہ سوال زیر بحث رہتا ہے کہ مسلمان
طالب العلم متھمیٹک (ریاضی) مین کیون ہندو لڑکون سے

پیچھے رہ جاتے ہین۔سر سید مرحوم نے اس کمزوری کا سبب
بتانے والے کو انعام دینے کا وعدہ بہی مشتہر کیا مگر کوئی دل لگتی
بات نہ معلوم ہوئی اور کسی نے شافی جواب نہین دیا۔اور بغیر تجربہ
کیونکر دیسکتے تہے۔اسکا اصلی سبب یا منجملہ اسباب کے ایک بڑا سبب
صرف وہی لوگ بتا سکتے تہے جنہون نے ایک مدت تک گوشت
کہا کر چہوڑ دیا ہے اور گوشت کہانیکے زمانہ کی مشتعل اور محرک ذہانت
اور نہ کہانیکے زمانہ کی صحت دماغ اور سکون طبیعت کا تجربہ کر چکے ہین
میرے نزدیک سکون طبیعت کے ساتہ (جسکی ریاضی مین زیادہ
حاجت ہے) دماغی محنت نکر سکنے کے مختلف اسباب مین سے
بڑا سبب گوشت کہانا ہے۔ہمین گاے کا گوشت کہانے کو
تو مین یقینی طور پر اس گہوڑ دوڑ سے پیچھے رہجانیکا سبب قرار دیسکتا ہون

اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے جس طالب العلم کا جی چاہے گوشت کو
ترک کر کے ریاضی پڑھ دیکھے - اگر کسی سے پیچھے رہ جائے تو میرا
ذمہ - مگر یہ بہی یاد رکھو کہ اگر آج سے ویجی ٹیرین (تارک گوشت)
ہو گئے تو چھہ سات مہینے مین پچھلا اثر زائل ہو کر دماغ کو سکون
ہو گا - اور گوشت خواری کی پوری وحشت تو کئی برس مین
زائل ہو گی - بہر صورت کچھہ نقصان کی بات نہین ہے جنکو
علم کا شوق ہو اسکا تجربہ بہی کر دیکھین - اسکے علاوہ جو لوگ
گاے کا گوشت کھاتے ہین اور انکو اکثر دماغی قلبی اور فساد
خون کی بیماریان رہتی ہین وہ بہی اس بیماری کی جڑ کو ترک کر کے
اپنی تندرستی کو جانچ لین - ہمارے عقیدے مین تو ضرور فائدہ
ہو گا کیونکہ رسول اللہ نے اوسکو بیماری فرمایا ہے تعجب ہے

بیماری سے بچنا بیماری کو دور نکر دے - اور اگر تندرستی کی پوری

تمیز نہو سکے تو مکرر شروع کر دینے کا اونکو اختیار ہے - آدمی کی

خاصیت ہے کہ اگر کوئی چیز اوسکو مجبوری سے نہ ملے تو اوسکی

طرف خواہش بلکہ حسرت رہتی ہے اور اگر آپسے چھوڑ دے

تو ذرا بھی خیال نہین ہوتا خصوصاً اگر کوئی مُضر اور ادنے چیز

کسی بڑے فائدے کے لالچ سے چھوڑ دیجاے تو بہت ہی

آسان ہے -

قربانی کس جانور کی افضل ہے

اللہ تعالے فرماتا ہے لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاءُھَا

وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ - سورہ حج - ترجمہ (خدا کے پاس

نہ قربانی کا گوشت پہونچتا ہے نہ خون مگر اوسکے پاس تمھاری

پرہیزگاری پہونچتی ہے) عید کی قربانی کے لئے بعض ناواقف
لوگ جو قرآن کو نہین سمجھتے ہین گاے کو افضل جانتے ہین مگر
یہ بات ہرگز نہین ہے دُنبا ہو یا بکری گاے ہو یا اونٹ
سبکی ایک حالت ہے خصوصًا جس چیز کو رسول اللہؐ نے
بیماری فرمایا ہے۔ قربانی خدا کی خوشنودی کے واسطے ہے
اور بیماری کو نذر مین پیش کر کے خوشنودی حاصل کرنا کیسا خیال ہے
ذرا دل مین غور کرو۔ مکہ معظمہ مین زیادہ دُنبے اور بہت کم اونٹ
قربانی ہوتے ہین۔ کسی جانور کو تخصیص کے ساتہ قربانی کرنا
صرف رسم اور ہمارا اپنا ہی خیال ہے۔ خدا تعالےٰ کے
حضور مین نہ دُنبے کا گوشت یا خون پہونچتا ہے نہ اونٹ کا
وہان وہی ایک چیز یعنی پرہیزگاری پہونچتی ہے۔ پرہیزگار

دل سے جو قربانی ہوگی مقبول ہوگی (پرہیزگاری کے معنی خدا

کا خوف آدمیون کے حقوق کی رعایت ہر ناجائز فعل سے بچنا

ہمہ تن مہذب اور نیک طینت رہنا خدا اور رسول کے کل

احکام کو تعمیل کرنا ہین)۔

طب کی رو سے گاے کا گوشت کیسا ہے

مسلمانون سے زیادہ کسی امت نے اپنے پیغمبر سے محبت اور

اونکے احکام کی اطاعت نہین کی ہے ہمارے عقیدے مین

رسول اللہ کے احکام کو پورے دل سے ماننا ہی اصل ایمان ہے

ہمارے ہادی نے گاے کے گوشت کو بیماری فرمایا ہے

اور ہمکو اوسکے نہ کھانے کی ہدایت کی ہے۔ ہم اس نصیحت کے

تعمیل کی واسطے بدل وجان حاضر ہین اور وہ مومن نہین ہے

جو سر و رکائنات کے خلاف پر ضد کرے۔ مگر مشکوک طینت
والون کے لئے مشاہدے اور تجربے سے بھی اس امر کو پہچاننا
چاہیے کہ گائے کا گوشت کھانے والونکو اکثر کیا بیماریان عاید ہوا کرتی ہین
گائے کی گوشت کو کھانے سے عرب اور ہندوستان جیسے
گرم ملکون مین طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ یونانی حکما کی
نزدیک گائے کا گوشت غیر طبیعی صفرا اور بادی پیدا کرنیوالا ہے
اوس سے خون فاسد پیدا ہوتا ہے۔ آشوب چشم۔ دردسر۔
بواسیر۔ گنج۔ اور سرطان کی قسم کے پھوڑے اوسکے کھانیوالون
کے لئے معمولی بیماریان ہین۔ بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ اکلہ
جسکو انگریزی مین کنسر کہتے ہین اس گوشت کے کھانیوالونکو
کثرت سے ہوتا ہے۔ اکلہ آدمی کے منہ مین ایک زخم ہو جاتا ہے

اول ڈاڑہ یا دانت کی جڑ مین یا گال مین اندر کی طرف تہوڑی سی جلد چہل جاتی ہے پہر زخم بڑہتے بڑہتے تمام جبڑے کے گوشت اور ہڈیونکو گلا دیتا ہے اور زخم مین ایسی بدبو ہوتی ہے کہ بیمار کے پاس یا اوس گہر مین جہان بیمار ہو ٹہیرنا مشکل ہوتا ہے رفتہ رفتہ زہر تمام خون مین سرایت کرجاتا ہے اور دفعتاً آدمی مرجاتا ہے اسکی چند واردات مینے اپنی آنکہہ سے دیکہی ہین۔ میرے ایک دوست محمد نبی خان عرف ہدہو خان رامپور کے معزز اور آسودہ آدمیون مین سے تہے اونکے گال مین اول ذرہ سی جگہہ چہلی ہوئی معلوم ہوئی علاج ہوتا رہا اور زخم بڑہتا رہا۔ دہلی لاہور لکہنؤ مین بڑے بڑے مشہور ڈاکٹرون نے علاج کیا جب زیادہ تکلیف ہونے لگی اور زخم بڑہکر پون انچہہ ہوگیا تو خان بہادر

ڈاکٹر عبد الرحیم خانصاحب نے جو لکھنؤ مین بڑے تجربہ کار مشہور
ڈاکٹر ہین اوپریشن کیا (زخم کو کاٹنا) مگر آکلہ کاٹنے سے نہین جاتا
بہت جلد ہلاکت پر خاتمہ ہوا - اوسی زمانہ مین ڈاکٹر صاحب موصوف
نے امروہے کے ایک مسلمان رئیس کا بھی آکلہ کاٹ کر نکالا تھا
وہ بھی چھہ سات روز زندہ رہکر مر گئے - تیسرا واقعہ جنرل
عظیم الدین خان بہادر مرحوم کی بی بی کا ہے وہ ہمیشہ گاے کے
گوشت کو پسند کرتی تھین - آخر آکلہ ہوا اور چند روز تکلیف اوٹھا
مر گئین - چوتھا واقعہ نہایت دردناک میرے محلہ مین ایک سید صاحب
کا ہے - اونکی یہ حالت ہوئی کہ بدبو کے سبب سے کوئی
گھر کا آدمی پاس نہ پھٹکتا تھا بدبو دفع کرنیکے لئے مین اونکے
بیٹے کو (ڈس انفکٹنٹ) (بدبو دفع کرنیکی دوا) دوائین منگادیا

کرتا تہا آخر اونکو بہی موت کے فرشتہ نے ہی نجات دی۔

سب سے زیادہ مشہور واقعہ ہر ہائنس شاہ جہان بیگم صاحبہ مرحوم والیۂ بہوپال کا ہے۔ جناب مغفور نے بہی اسی مرض سے انتقال فرمایا ہے (بہوپال مین گاے کے گوشت کی زیادہ رسم ہے) مینے رامپور کے شفاخانون کے رجسٹرون اور یونانی طبیبون سے تحقیق کیا ہے۔ اس شہر مین سواے مسلمانونکے کسی ایسے آدمی کو جو گاے کا گوشت کہاتا ہو اکلہ ہونے کا پتہ نہین لگتا۔ گاے کا گوشت کہانیوالونکی اولاد کی چیچک بہی بہت سخت ہوتی ہے۔ اگر کم سوجہہ۔ درد سر۔ آشوب چشم والون اور گنجونکی فہرست بنائی جاے تو قسائیون سے پوچہہ لیجیے جتنے اونکے خریدار رہینگے اونہین مین اکثر یہ بیماریان نکلین گی۔

روحانی طور پر گائے کا گوشت کیسا ہے

اس امر کو سب مسلمان جانتے ہین کہ ہمارے روحانی رہنما یعنی صوفی اور عامل گاے کے گوشت کو روح کی تاریکی اور قساوت قلب کا باعث سمجھتے ہین۔ جب کوئی دعا وظیفہ یا عمل پڑہتے اور چلّہ کرتے ہین تو گاے کے گوشت سے سخت پرہیز کرتے ہین بعض ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیتے ہین۔ اگر جلالی عمل پڑہنے کے زمانہ مین گاے کا گوشت چھو بھی جاے یعنی جس چمچہ سے وہ پکایا گیا ہے وہ بھولے سے عامل کے کھانے مین پڑ جاے تو رجعت ہو جاتی ہے یعنی آدمی پاگل ہو کر ننگا دھڑنگا غلالت مین آلودہ پھرا کرتا ہے۔ چونکہ ترک حیوانات خصوصاً جلالی پرہیز کے رمز کو مسلمان خوب سمجھتے ہین اسکے لئے ہمکو مثال اور سند کی ضرورت

نہین ہے ورنہ محمد غوث گوالیاری وغیرہ بزرگون اور بڑے بڑے
عالمون کی کتابون سے تصدیق کرلینا ممکن تہا۔

حسن معاشرت اور تہذیب اخلاق

گاے کے گوشت کی بیماریون سے محفوظ رہنے اور پیغمبر خدا کی
ہدایت کی تعمیل اور اون برکتون سے فائدہ اوٹہانیکے سوا جو
گاے کے پالنے سے حاصل ہوسکتی ہین یہ فائدہ بہی کچہہ کم نہین ہے
کہ اسکے ترک سے ہمکو اپنے ہندو بہائیون کے ساتہ یکدلی اور
اتفاق حاصل ہوتا ہے۔ آپس کا نفاق اور نفرت دور ہونیسے
ملک مین امن کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ اور ہماری گورنمنٹ کے
اوپر سے ایک بڑا بوجہہ اوتر جاتا ہے۔

ہندوستان کو آپ ایک دولہن تصور کیجئے اور اوسکے رہنے والے

اوس دولہن کے اعضا ہین - آپس کا میل ملاپ حسن معاشرت
محبت ہمدردی ملک مین امن اور اطمینان یہ سب صفات ملکر اوس
دولہن کا شاندار لباس ہے - جو چیزین اس ملک مین پیدا ہوتی ہین
اوسکے اعضا کو سلامت رکھنے والی خوراک ہے - اور اوس دولہن کے
نورانی چہرے پر ہندو اور مسلمان دو آنکھین ہین اگر ان دونون مین
کچھہ کجی اور کشیدگی رہیگی تو وہ حسین بالکل من بھینگی ہو جائیگی - اور اگر ان مین سے
ایک ضعیف یا برباد ہو جاوے تو کانی رہجائیگی - خدا ایسا نکرے اگر
یہ دولہن عیبدار ہو گئی تو ہماری گورنمنٹ جو اوسکا شوہر ہے وہ اسکو
حقارت کی نظر سے دیکھے اور نکمی سمجھے گا - اوسکے کسی عضو کا معیوب
ہونا ہمیشہ شوہر کو منغّص رکھے گا - اگر ہماری عقل درست ہے تو
ہم کیون بھینگے اور کانے بنین آپس مین ملکر آرام اور بے فکری سے

زندگی بسر کرین اور ایک دوسرے سے ایسی محبت رکھین جیسے

ایک آنکھہ کو دوسری آنکھہ سے ہوتی ہے - یہ صرف میری ہی

گذارش نہین ہے - غیر مذہب والون سے خدا تعالیٰ نے بہی

عمدہ برتاؤ کرنیکا حکم دیا ہے دیکہو قرآن پارہ ۵ - سورۂ نساء - آیت ۶۲

خدا تعالیٰ فرماتا ہے - غیر مذہب والون کے ساتہ اعراض

یعنی درگذر کرو اور مہذب طور سے جو انکو اچہا معلوم ہو گفتگو کرو -

پارہ ۹ - سورۂ اعراف - آیت ۱۹۷ خُذِ العَفوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ الخ ترجمہ -

اے پیغمبر درگذر کا شیوہ اختیار کر اور جاہلون سے اعراض کر اگر

شیطان کی تحریک سے اونکی برائی کا بدلا لینے کا خیال تمہارے

دل مین پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو یعنی اس خیال سے بہی

کہ غیر مذہب والون سے بدلا لین خدا کے پناہ مانگو -

پارہ ۱۴ - سورہ حجر - آیت ۸۵ - وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ الخ - قیامت ضرور آنیوالی ہے پس لوگون سے یعنی غیرون سے درگذر اور عفو کر عمدہ معافی کے ساتھ یعنی اونکی خطا پر اچھی معافی دو - تیرا پروردگار ہی سب کا پیدا کرنیوالا ہے یعنی وہ بھی اوسی خدا کے پیدا کئے ہوئے ہین جیسکے تم ہو -

پارہ ۱۴ - سورہ نحل - آیت ۱۲۴ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ الخ - لوگونکو عقل کی باتون اور نصیحتون سے اپنے پروردگار کے واستہ کی طرف بلاؤ - اونسے بحث بھی کرو تو عمدہ الفاظ مین جو کسی کے نزدیک ناپسندیدہ نہو

پارہ ۲۱ - سورہ عنکبوت - آیت ۴۷ - اے مسلمانو اہل کتاب سے جھگڑا نکرو - اہل کتاب کے سوا دوسرونکو بھی اگر کوئی بات کہو تو تہذیب اور نرمی سے کہو نہ مانین تو اونکو معاف کرو -

پارہ - سورہ - آیت - بدمعاملگی نکرو جو شخص اپنا اقرار پورا کرے
۳ آل عمران ۷۵
اور بدمعاملگی سے بچے تو اللہ بدمعاملگی سے بچنے والونکو دوست رکھتا ہے

ہندوستانی سب ایک ہین

ہندوستان کے تمام رہنے والونکو اونکا مذہب کچھہ ہی ہو ایک قوم سمجھنا چاہیئے مسلمان ہو ہندو ہو بودہ ہو یا پارسی عیسائی ہو یا یہودی سب ایک زمین پر رہتے ہین ایک مٹی سے پیدا ہوے ہین - ایک مٹی کا اوگایا ہوا پھل کھاکر جیتے ہین جس بابرکت گنگا جمنا کا پانی وہ پیتے ہین وہی ہمکو سیراب کرتا ہے - ہمارے گھر کی دیوار کا سایہ اونکے کام آتا ہے - اونکے کھودے ہوے کنوئے ہمارے لئے وقف ہین - بہت رسمین ہم اونکی برتتے ہین - وہ ہماری شادی غمی مین شریک ہوتے ہین میلے ٹھیلے - سود اسلف -

بازار ہاٹ - لین دین - غرضکہ ہر چیز مین ہم اور وہ ایسے شریک ہین
جیسے کسی تماشے کو دیکھنے مین دونون آنکھین اونپر فرض ہے۔
ہمارے ساتہ عداوت نکرین - ہمپر لازم ہے اونکے ساتہ محبت
رکہین - اور اختلاف کی کوئی وجہہ بہی تو نہین - صرف وہی ایک چیز
جسکے گوشت کو وہ حرام جانتے ہین ہم بیاری - اگر اوسکا دودہ اونکے
واسطے پوتّر ہے (پاک) تو ہمارے لئے بہی شفلے ہے - اگر اوسکا
گہی اونکے لئے اَن دُوش ہے (بے عیب) تو ہمارے واسطے بہی
دوا ہے - علاوہ برین کوئی غذا ایسی نہین ہے جو بغیر گہی کے
بن سکتی ہو - اور کبہی ممکن ہوا ہے کہ گائے بہینس کے سوا کسی اور
حیوان سے بقدر ضرورت اسقدر لطیف گہی پیدا ہو جائے یا کسی
جانور کا گوبر ایسا ہے جس سے مسلمانونکو نفرت نہو اور اوسکو جلا کر

کہانا پکا سکین۔ یہ تمام فائدے خدا نے اسی حیوان مین رکھے ہین۔

پہر سمجھہ لیجیے

اسقدر التماس کے بعد ضرور آپکے دل نشین ہوا ہوگا کہ جو تدبیر مینے آپکو بتائی ہے اوسکے لیئے نہ تو کوئی سامان مہیا کرنیکی حاجت ہے۔ نہ کسی سبب کو تلاش کرنیکی ضرورت اور اشیا تو اسباب فراہم کرنیکی بعد محنت اور مشقت سے پیدا ہوتے ہین۔ مگر ہماری تدبیر کی تکمیل بجاے محنت کرنیکے کچھہ نکرنیسے ہوتی ہے۔ دنیا کی اور چیزونکی لئے اسباب مہیا کرنیسے کام نبتا ہے مگر یہان تہیۂ کو ترک کرنے سے دولت حاصل ہوتی ہے اور کیسی کہری دولت جو خود غرضی اور تنہا خوری کے کہوٹ سے پاک ہے جسکا فائدہ تمام ملک کی آدمیونکو بقدر حیثیت پہونچ سکتا ہی کسی کا کسی پر احسان نہین ہر آدمی آپ ہی اپنا محسن ہی

فائدے پر فائدہ

اس تدبیر مین عام نفع کے سوا ایک اور بڑا فائدہ ہے۔ آپ
اسپر متفق ہین کہ رعیت کے ہر آدمی پر اپنے بادشاہ کی خیرخواہی
فرض ہے۔ آپ جانتے ہین کہ یوروپین فوج کے مصارف مین
ہماری گورنمنٹ کو کسقدر روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہی۔ ساٹھہ ستر ہزار سپاہیونکو
راشن مین بیف دیا جاتا ہے۔ اگر ہم اس گوشت کو دودہ اور
مکھن کی ارزانی اور زراعت کی حاصل خیزی سے ملک کو دولتمند
بنانیکی نیت سے چھوڑ دین تو ہماری گورنمنٹ کو اگر اسوقت چار آنے
پونڈ بیف اور ایک روپیہ پونڈ مکھن اور روپیہ کا چھہ سیر دودہ ملتا ہے
مگر جب ملک مین مویشی کی کثرت سے ارزانی ہو گی تو اوسوقت
آدہ آنہ پونڈ گوشت اور دو آنہ پونڈ مکھن اور دو پیسے سیر دودہ ملنے کی

امید ہے اور غلہ کی ارزانی کا فائدہ اسپر بالا ہے - پہر جسقدر روپیہ
سستے نرخ کی وجہ سے بچے گا وہ سلطنت کے دوسرے کاموں مین
صرف کیا جائیگا جو گورنمنٹ کو ہماری ہی عافیت اور امن کے لئے
خرچ کرنا پڑتا ہے اور جسکی وجہ سے ٹکس لگانیکی ضرورت پڑتی ہی
مویشی کی کثرت کے خیال پر یہ سوال بہی پیدا ہوتا ہے کہ ان
سب حیوانوں کو چارہ کہان سے ملیگا - یہ سوال باقاعدہ اور یہ خیال
درست ہے - مگر اس فکر کو ہمارے زمیندار دفع کر سکتے ہین وہ
ہر گاؤن مین کسیقدر زمین چرائی کے لئے چہوڑ کر جسقدر فائدہ اوسکے
لگان سے حاصل کرتے تہے اوس سے زیادہ بیلونکی ارزانی
اور اجناس کی برکت سے اوٹھائین گے - مویشی کی کثرت سے
زمین کی قوت کو ترقی ہوتی رہیگی جلانیکا ایندہن پہر پیا ہورا

ہو جائیگا۔ اور پیداوار کے اضافہ اور دودھ مکھن کی افراط سے

خراج وصول ہونیمین آسانی ہوگی۔

زراعت وغیرہ کی ترقی کے لئے کبھی پہلے بھی مسلمانون نے گائے کی حفاظت کی ہے

یہ خیال کہ گائے کی نسل بڑہانے سے ملک زیادہ آباد ہوتا ہے

صرف ہمارے ہی دل سے ایجاد نہیں ہوا بلکہ بعض مسلمان

بادشاہون نے بھی گائے کو ذبح کرنیکی ممانعت کی ہے چنانچہ

بنی اُمیّہ خاندان کے بڑے خلیفہ عبدالملک ابن مروان کی

سلطنت کے زمانہ مین عراق عرب کے رہنے والون نے

حجّاج ابن یوسف سے جو عراق کا گورنر تھا اپنا ملک آباد نہونے

اور ویران پڑا رہنے کی شکایت کی۔ حجاج ایسا گورنر تو تھا ہی نہین

کہ رعیت کے وکیلونکو جمع کرکے ایک کونسل بناتا اور نفع نقصان
سمجھاکر رسول اللہ کی ہدایتون سے استدلال کرنیکے بعد پھر اوس
پر ووٹ لیکر کوئی کام کرتا جیسے ہماری گورنمنٹ کرتی ہے۔
اول تو وہ حجاز کا رہنے والا تھا جہان کے آدمی گاے کا گوشت
نہین کھاتے اسکے علاوہ وہ نہایت سخت اور جابر اور دانشمند
حاکم تھا۔ اوسنے یہ بات دریافت کرکے کہ یہ لوگ گایون کو
کھا جاتے ہین اور اس حیوان کی کمی ملک کی ویرانی کا باعث ہے
حکم دیا کہ آج سے گاے ذبح نہونے پاے اور کوئی مسلمان
اوسکا گوشت نہ کھاے۔ اس حکم کی تعمیل توکسکی مجال تھی مگر تا یک لخت
گاے کا ذبح کرنا بند ہوگیا مگر جہلاے عراق اپنے دل مین
ناراض ہوکر ان لفظون مین اوسکی شکایت کرتے ہین۔

شَكَوْنَا اِلَيْهِ خَرَابَ السَّوَادْ فَحَرَّمَ فِيْنَا لُحُوْمَ الْبَقَرْ

فَقُلْنَا كَمَا قِيْلَ مِنْ قَبْلِنَا اُرِیْ اُسْتُهَا وَتَرِیْنَ الْقَمَرْ

ترجمہ۔ ہمنے اوس سے ملک کی ویرانی کی شکایت کی۔ سواوسنے گلے کا گوشت ہمپر حرام کردیا (یہ ایسی بات ہوئی) جیسے ہمسے پہلے کی مثل کہی جاتی ہے کہ ہم اوسکو چوتڑ دکھاکر پوچھتے ہین۔ یہ کیا چیز ہے۔ وہ ہمکو جواب مین چاند دکھاکر کہتی ہی۔ یہ خوب روشن ہی وہ لوگ اس حکمت کو نہین سمجھے کہ مویشی کی قلت ویرانی کا باعث ہے جب کثرت ہوگی ملک آباد ہو جاوے گا۔

ہندوستان مین مسلمان بادشاہون کے زمانہ مین مویشی کی کیا حالت تھی۔

مسلمانونکی حکومت سے پہلے تو گاے بہینس بالکل محفوظ تہی تھے

جسکی کثرت کے سبب سے ہندوستان کی زرخیزی دنیا مین
مشہور تھی مگر کسیقدر مویشی کی حفاظت مسلمان بادشاہون نے بھی
کی ہے شہنشاہ اکبر نے اپنے پیدا ہونیکے دن اور اپنی تخت نشینی
اور تُلادان وغیرہ کے اور اپنے بچون اور بچون کے بچون کے
پیدا ہونیکے دنون مین قانون کے طور پر ممانعت کردی تھی کہ
تمام ملک مین کوئی جانور ذبح نکیا جاے ۔ جہانگیر نے پہلی قید کو
قائم رکھکر اپنی تخت نشینی اور اپنے بیٹے پوتون کی پیدایش وغیرہ کی
خوشی اور شکرگذاری کے دنونکو اسپر اور اضافہ کیا اور سال مین سے
ایک ثلث بلکہ نصف دنون کے قریب اس ممانعت کے دائرہ مین
محصور ہوگئے ۔ اِس حکم مین ملک کی آبادی بھی مدنظر تھی اور خدا کا
شکر بھی کہ جس روز خالق کائنات نے ہمکو حیات بخشی ہی ہم بھی

کسی کی جان کو فنا نکرین اور جس روز ہمارے بچون نے ہستی پائی ہی ہم بہی کسی جانور کے بچونکو نیست نکرین۔ مشہور فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیر جو شاہ جہان کے زمانہ مین شاہی حکما کے سلسلہ مین نوکر تہا اپنے سفرنامہ مین لکہتا ہے کہ ایک دفعہ مویشی کی قلت کے خیال کرکے جہانگیر بادشاہ نے گاے کو ذبح کرنیکی قطعی ممانعت کردی تہی ہندوستان مین تین قسم کے مسلمان رہتے ہین۔ اول قسم تو اون شریفونکا گروہ ہے جو افغان اور ترک اور ایرانی یا عربونکی نسل ہین یہ لوگ پشت در پشت شریف النسب پرانے امیرون اور شریفونکی اولاد ہین اور اپنے آبا و اجداد کی طرح گاے بہینس کا گوشت نہین کہاتے مگر شاذ و نادر انہین سے بعض افغان کسی قدر اون سے زیادہ استعمال کرتے ہین۔

دوسرے وہ مسلمان ہین جو اونچی ذات کے ہندؤن مین سے
مسلمان ہوکر ہم مین آملے ہین - انہین بہی جنکو اپنی اصل یاد ہے
وہ اپنی پرانی شرافت پر قائم ہین اور گاے کے گوشت سے نابین
تیسرے مسلمان وہ ہین جو شودرون یعنی نیچ قوم ہندؤن مین سے
مسلمان ہوے ہین - یہی لوگ گاے کا گوشت زیادہ کہاتے ہین
اور اپنے پہلے ہندو مذہب کی ممانعت کے پہندے سے
آزاد ہوکر اس امر مین زیادہ بے قید ہوگئے ہین - مثل مشہور ہے
نیا مسلمان قسائی کے دوار ے - انہین بہائیون سے
ہماری زیادہ التجا ہے - اور یہ لوگ ایسے صادق ہین کہ اگر اونکو
رسول اللہ کے احکام بتا دئے جائین اور اونکو معلوم ہو جاے
کہ رسول اللہ نے گاے کے گوشت کو بیماری کہا ہے او

اوسکے کھلنے کو منع فرمایا ہے تو یقین ہے وہ سب سے پہلے
چھوڑ دینگے غرضکہ اکثر مسلمان مصلحت ملک کے علاوہ ایسے احکام سے
بھی ناواقف ہین۔ اگر اونکو معلوم ہو تو اپنی بھلائیون پر خود
غور کر سکتے ہین۔

ایک مفید نسخہ اور سن لیجئے پھر مین سب کام آپکی مرضی پر چھوڑ کر رخصت ہوتا ہون۔

ہم گوبر جلا کر کھانا پکاتے ہین اور اوسکی آگ سے حقہ بھی پیتے ہین
جب کھانا پکانے مین کوئی ہرج نہین ہے تو ایک مفید اثر
گوبر کا اور بھی یاد رکھیئے۔ آپ جانتے ہین ہمارے ملک مین
گوبر سے کچی دیوارین اسلئے لیپی جاتی ہین کہ صاف بھی ہوجائین
اور مضبوط بھی۔ مگر اسمین ایک فائدہ اور پوشیدہ ہے کسی مکان مین

رطوبت کے سبب سے بعض چیزین سڑ کر ایک گاس اور بدبو
پیدا ہو جاتی ہے جسکے اثر سے آدمی تپ ولرزہ وغیرہ اور بعض
سخت بیماریون مین مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی جگھہ کو گوبر سے
لیپ دیا جاے تو فوراً زہریلی گاس کا زہر اور بدبو دور ہو کر
مکان کی ہوا صاف ہو جاتی ہے۔ اس بات کو جب آپ کا
جی چاہے آزما لیجئے۔ گوبر (ڈِس اِن فِک ٹنٹ) یعنی بدبو
اور زہر کھونے والی چیز ہے۔ خدا حافظ۔

مفتضح باد کسیکہ خیال بد بکند

حقیر فرخی

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

ہز ہائنس نواب صاحب بہادر آف رامپور کی رونڈ دی ورلڈ سیاحت

زمین کے دو رمین ۳۲ ہزار میل خشکی اور تری کا سفر۔ اس کتاب مین [1]سیلون [2]پنانگ۔ [3]سنگاپور [4]سلطنت ملایا جوہر [5]چین [6]جاپان [7]امریکہ [8]الاسکا کی برفستان اور ایسے مقام جہان ساڑہے اونیس گھنٹہ دن اور ساڑہے چار گھنٹہ رات ہوتی ہے [9]چکاگو کی نمایش [10]نیاگرا فال [11]نیویارک [12]امریکہ کی وحشی قومونکا حال۔ [13]انگلنڈ [14]فرانس [15]جرمنی [16]اوسٹریہ [17]یونان [18]مصر [19]قدیمی فرعونوکی یادگارین [20]مصر کے مشہور مینار [21]نہر سویز وغیرہ کے حالات درج ہین۔ عجائبات دنیا کو نہایت مفصل لکھا ہے۔

ولایتی کپڑے کی جلد عمدہ کاغذ اردو عبارت مین ۳۶ جزو کی کتاب ہے قیمت ے/ ۲۰ جلد یکجا کے خریدار کو عـــہ فی صدی رعایت۔

اردو ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران مجلد مع مصارف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲/

گنجینہ دانش بچون کی تعلیم کے لئے فارسی کی عمدہ کتاب ہے۔ مع محصول ۴/

— راقم احمد مختار —

ریاست رامپور مکان مولوی فرخی اوستاد حضور جناب نواب صاحب بہادر رامپور

مصنف کے بغیر دستخط کتاب مسروقہ تصور ہوگی



